SUN.23.March 2025
VOLUME:20 NO:73
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 23/ مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 73
22/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

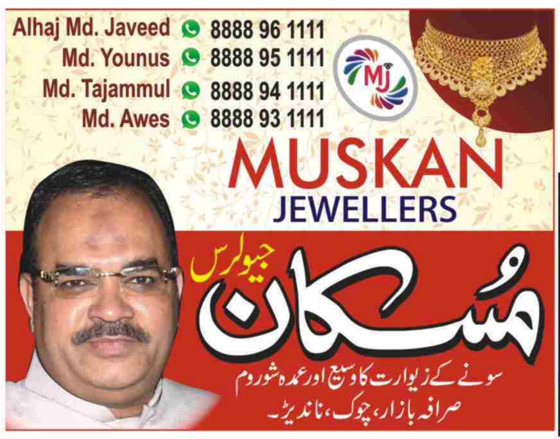

مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں

سی بی ایس ای پیٹرن کے نفاذ پر سپریا سولے کا احتجاج

ممبئی: مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں سی بی ایس ای پیٹرن نافذ کرنے کے فیصلے پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی رہنما اور رکنِ پارلیمنٹ سپریا سولے نے شدید اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے ریاست کے وزیرِ تعلیم دادا بھوسے کو خط لکھ کر سوال کیا ہے کہ اس فیصلے کے بعد ایس ایس سی بورڈ کا مستقبل کیا ہوگا اور کیا حکومت کے پاس اس تبدیلی کو لاگو کرنے کے لیے درکار بنیادی ڈھانچہ موجود ہے؟ سپریا سولے نے کہا، ''میں خود ایس ایس سی بورڈ سے پڑھی ہوں، تو اس میں کیا خامی ہے؟ سی بی ایس ای بھی رہے لیکن ایس ایس سی کو ختم کرنا مناسب نہیں۔ حکومت ایک طرف مراٹھی زبان کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف سی بی ایس ای نافذ کر کے مراٹھی کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے مراٹھی اسکولوں کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا اور حکومت کو پہلے اس فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے وسائل کا جائزہ لینا چاہیے۔ سپریا سولے نے مہاراشٹر میں کسانوں اور اساتذہ کی خودکشیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ان مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔ سپریا سولے نے ایئر انڈیا کی پروازیں وقت پر نہ اڑنے پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور اس سلسلے میں مرکزی وزیر ہوا بازی سے شکایت کی۔ انہوں نے کہا، ''ایئر انڈیا کی پروازیں وقت پر نہیں چلتی ہیں، جس سے بزرگوں اور بچوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کل (جمعہ کو) میری پرواز دوبارہ لیٹ ہوئی۔ بزرگوں کو وقت پر دوا دینی ہوتی ہے اور بچے بھوک کی شکایت کرتے ہیں لیکن فلائٹ وقت پر نہیں پہنچتی۔'' انہوں نے فلائٹ ٹریکر کی تکنیکی خامی پر بھی سوال اٹھایا۔ سولے نے کہا، ''میری فلائٹ تاخیر کا شکار تھی لیکن میرے شوہر نے ٹریکر پر دیکھا کہ فلائٹ ہوا میں تھی۔ اگر میں واقعی فضا میں ہوتی تو اپنے شوہر کو میسیج کیسے کر سکتی تھی؟'' سپریا سولے نے مطالبہ کیا کہ ایئر انڈیا کو وقت کی پابندی پر عمل کرنا چاہیے اور مسافروں کو بہتر خدمات فراہم کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں سات ستارہ سروس نہیں چاہیے، بس فلائٹ وقت پر چلے۔''

ناگپور تشدد: فساد میں سرکاری املاک کو پہنچے نقصان کی قیمت

فسادیوں سے وصول کی جائے: وزیر اعلیٰ فڑنویس کا حکم

ممبئی 22 مارچ (ایجنسیز) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ہفتہ کو حکم دیا کہ ناگپور تشدد کے دوران نقصان پہنچانے والی سرکاری املاک کی قیمت فسادیوں سے وصول کی جائیگی اور قیمت ادا کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں اثاثے ضبط کیے جائیں گے۔ ناگپور میں تشدد کے حالیہ واقعات کے سلسلے میں پولیس حکام کے ساتھ جائزہ اجلاس منعقد کرنے کے بعد، فڑنویس نے میڈیا سے خطاب کیا اور کہا کہ سی سی ٹی وی کیمروں سے ویڈیوز اور فوٹیج کا تجزیہ کرنے کے بعد اب تک 104 فسادیوں کی شناخت کی گئی ہے اور قانون کے مطابق 12 نابالغوں سمیت 92 لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاستی حکومت پولیس پر حملہ کرنے والے عناصر کا پتہ لگانے اور ان سے سختی سے نمٹنے تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔ فڑنویس، جن کے پاس وزارت داخلہ کا قلم دان بھی ہے ، نے کہا کہ فسادات میں غیر ملکی یا بنگلہ دیشی ہاتھ کے بارے میں تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے، کیونکہ تحقیقات جاری ہیں تاہم اس واقعہ کو'انٹلی جنس کی ناکامی' نہیں کہا جاسکتا، لیکن انٹیلی جنس (جمع) بہتر ہوسکتی تھی۔ فڑنویس نے کہا کہ مرکزی ناگپور کے علاقوں میں تشدد کی وجہ سے وزیر اعظم نریندر مودی کا طے شدہ دورہ متاثر نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ فسادیوں نے خواتین پولیس اہلکاروں کے ساتھ''چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی۔'' البتہ خواتین کانسٹیبل پر پتھراؤ کیا۔ ناگپور تشدد پر تحقیقات کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ کوئی غیر ملکی ہاتھ یا بنگلہ دیشی لنک سامنے نہیں آیا ہے۔ اور فی الحال تشدد کا کوئی سیاسی زاویہ بھی نہیں ہے۔

ناگپور تشدد معاملہ میں زخمی ایک شخص کی موت

آئی سی یو میں زیر علاج عرفان انصاری زندگی کی جنگ ہار گیا

مہاراشٹر کے ناگپور میں گزشتہ دنوں پیش آئے تشدد کے واقعات نے علاقے میں جو کشیدگی پیدا کی ہے، وہ اب بھی برقرار ہے۔ اس تشدد میں کئی لوگ زخمی ہوئے تھے جن میں کچھ کی حالت سنگین تھی۔ آج ان زخمیوں میں سے ایک کی موت ہوگئی۔ مہلوک کا نام عرفان انصاری بتایا جا رہا ہے، جو اب زندگی کی جنگ ہار چکا ہے۔ تشدد کے بعد ناگپور شہر میں امن بحال کرنے کے لیے پولیس نے تقریباً 11 علاقوں میں کرفیو نافذ کیا تھا۔ واقعہ کے 6 دن بعد بھی 9 علاقوں میں کرفیو نافذ ہے۔ اس سے سنگین حالات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ 17 مارچ کو جب تشدد برپا ہوا تھا تو زخمی ہونے والوں میں عرفان انصاری بھی شامل تھے۔ انھیں ناگپور کے میو اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا تھا۔ حادثہ کے دن سے ہی ان کی تشویش ناک حالت کو دیکھتے ہوئے آئی سی یو میں رکھا گیا تھا۔ عرفان کی موت ناگپور تشدد واقعہ میں پہلی ہلاکت ہے۔ حالانکہ کچھ زخمیوں کا علاج اب بھی اسپتال میں جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 17 مارچ کی شب ناگپور شہر میں تشدد کے بعد 11 پولیس تھانہ حلقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔ ان میں سے 2 تھانہ حلقوں سے کرفیو جمعرات کو ناگپور پولیس کمشنر نے ایک حکم جاری کر ہٹا لیا گیا۔ بقیہ 9 تھانہ حلقوں میں آج چھٹے دن بھی کرفیو برقرار رکھا گیا ہے۔ گنیش پیٹھ، کوتوالی، تحصیل، لکڑ گنج، پچپاولی، شانتی نگر، سکردرا، امام واڑا اور یشودھا نگر وہ پولیس تھانہ حلقے ہیں جہاں کرفیو اب بھی نافذ ہے۔

سنیتا ولیمز کو خلاء میں 'اوور ٹائم' کرنے کا ملے گا پیسہ، ٹرمپ نے کہا 'ضرورت پڑی تو اپنی جیب سے دوں گا'

ہند نژاد امریکی خلائی مسافر سنیتا ولیمس اور ان کے ساتھی بچ ولمور بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) سے 9 ماہ بعد زمین پر واپس آ گئے ہیں۔ دونوں کی صحت کا ڈاکٹروں کی ٹیم خاص خیال رکھ رہی ہے۔ دونوں ہی خلائی مسافر محض 8 دنوں کے لیے خلائی اسٹیشن گئے تھے، لیکن تکنیکی وجوہات سے انھیں 9 ماہ خلائی اسٹیشن میں ہی گزارنے پڑے۔ اب خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ سنیتا ولیمز اور بچ ولمور نے خلائی اسٹیشن پر جو اضافی وقت گزارا ہے، اس کے لیے انھیں اوور ٹائم تنخواہ نہیں ملی ہے۔ اس کی جانکاری ملنے پر ٹرمپ نے کہا کہ انھیں اوور ٹائم کے لیے تنخواہ ضرور ملنی چاہیے، اور وہ اپنی جیب سے ان خلائی مسافروں کو اوور ٹائم کے پیسے دینے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کریں گے۔ جمعہ کے روز امریکی صدر ٹرمپ نے بتایا کہ انھیں اس بات کی جانکاری ہی نہیں ہے کہ ناسا کے خلائی مسافر سنیتا ولیمز اور بچ ولمور کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن میں غیر معمولی طور پر اضافی رہائش کے لیے اوور ٹائم تنخواہ نہیں ملی ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا کہ وہ خلائی مسافروں کے لیے اوور ٹائم کا خرچ دینے کا راستہ نکال سکتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ وہائٹ ہاؤس میں ایک پریس بریفنگ کے دوران فاکس نیوز کے پیٹر ڈوسی نے ڈونالڈ ٹرمپ کو مطلع کیا کہ خلائی مسافروں کو خلائی اسٹیشن پر ان کی اضافی رہائش کے لیے اوور ٹائم تنخواہ نہیں ملی ہے، جبکہ وہ روزانہ 5 ڈالر کے حقدار تھے۔ 286 دنوں کے لیے یہ مجموعی طور پر 1430 ڈالر (ہندوستانی کرنسی میں 1.23 لاکھ روپے) انھیں دیے جانے چاہیے تھے۔ یہ جانکاری ملنے کے بعد ٹرمپ نے کہا کہ ''کسی نے مجھے اس بات کی جانکاری نہیں دی تھی۔ اگر ضرورت پڑی تو میں اپنی جیب سے تنخواہ دوں گا۔ جو کچھ انھوں نے برداشت کیا ہے، اِس کے لیے یہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔'' اس دوران ٹرمپ نے خلائی مسافروں سنیتا ولیمز، بچ ولمور، نک ہیگ اور روسکوسموس کے خلائی مسافر الیکز نڈر گوربونوف کو زمین پر واپس لانے کے لیے 'اسپیس ایکس' کے مالک ایلن مسک کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ ''سوچیے، اگر ہمارے پاس مسک نہیں ہوتے تو کیا ہوتا۔ بھلے ہی وہ (سنیتا اور ولمور) کیپسول میں تھے، لیکن 9 یا 10 مہینے کے بعد جسم خراب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''14 یا 15 مہینوں بعد ہڈیاں خراب ہو جاتیں، اگر ہمارے پاس مسک نہیں ہوتے تو وہ طویل مدت تک خلائی اسٹیشن میں ہی رہتے، پھر انھیں زمین پر واپس کون لے کر آتا۔''

چندریان-3 نے حاصل کی ایک اور کامیابی، پانی اور برف کی دریافت میں ایک اہم سنگ میل عبور

واشنگٹن: چندریان-3 نے چاند پر پانی اور برف کی دریافت میں ایک اہم سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ چاند کی سطح پر درجہ حرارت کی پیمائش کا تجربہ کرنے والے 'چسٹے' (ChaSTE) نے پانی اور برف کی دریافت میں ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ وکرم لینڈر کے ذریعہ کیے گئے اس تجربے نے چاند کی اعلیٰ عرض بلد قمری مٹی (ریگولتھ) سے غیر معمولی اندرون خانہ درجہ حرارت کی پیمائش فراہم کی ہے، جس سے چاند کے حرارتی ماحول کے ساتھ ساتھ پانی اور برف کے جمع ہونے کی امید بڑھ گئی ہیں۔ اسرو کی فزیکل ریسرچ لیبارٹری (پی آر ایل) کے درگا پرساد نے 'ٹائمس آف انڈیا' سے کہا کہ ''پانی اور برف کی دریافت چاند پر انسانی زندگی کے امکانات اور مزید دریافت کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ چاند کا درجہ حرارت نہ صرف پانی اور برف کا تعین کرتا ہے بلکہ یہ دیگر سائنسی اور تحقیقی پہلوؤں کو بھی متاثر کرتا ہے۔'' چندریان-3 مشن سے حاصل کی گئی نئی معلومات کو 'نیچر کمیونیکیشنز ارتھ اینڈ انوائرنمنٹ' نامی جریدے میں شائع کیا گیا ہے۔ 'چسٹے' نے چاند کے قطب جنوبی میں 355 کے (82 ڈگری سیلسیس) درجہ حرارت کی پیمائش کی جو متوقع 330 کے سے 25 کے زیادہ تھا۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ اضافہ لینڈر کے مقام پر سورج کی طرف 6 ڈگری سیلسیس کے مقامی جھکاؤ کی وجہ سے ہوا ہے۔ 'چسٹے' کے ذریعہ کیے گئے مشاہدات کی بنیاد پر ٹیم کا کہنا ہے کہ 14 ڈگری سیلسیس سے زیادہ ڈھلان والے بڑے قطبی علاقوں میں پانی اور برف کے مستحکم ذخائر ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ یہ علاقے کم شمسی تابکاری حاصل کرتے ہیں اور اس لیے کم درجہ حرارت برقرار رکھتے ہیں، جو انہیں مستقبل میں چاندی کی تلاش اور ممکنہ انسانی زندگی کے لیے زیادہ موزوں بنا دیتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ چاند پر پانی کی دریافت اور اس کے ممکنہ استعمال کے لیے کئی ممالک کی خلائی ایجنسیاں اپنی نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ چندریان-3 سے حاصل 'چسٹے' کے نتائج مستقبل کے چاند سے متعلق مشنوں اور پائیدار انسانی زندگی کے امکانات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس ڈاٹا پر آگے تجزیہ کیا جائے گا اور آئندہ ریسرچ شائع کرنے کی امید ہے۔

آئی پی ایل 2025 کے کمنٹری پینل سے نام باہر ہونے پر عرفان پٹھان نے شروع کیا اپنا یوٹیوب چینل،

اس مرتبہ آئی پی ایل میں مشہور سابق ہندوستانی کرکٹر اور کمنٹیٹر عرفان پٹھان کمنٹری کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیں گے۔ ایسا اس لیے کیونکہ کمنٹری کے پینل میں ان کا نام شامل نہیں ہے۔ کمنٹیٹرس کی یہ لسٹ جب جاری ہوئی تو ہر کوئی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عرفان پٹھان کا نام تو موجود ہی نہیں ہے۔ پھر لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونے لگا کہ آخر انھیں کیوں باہر کیا گیا؟ اس سلسلے میں 'مائی کھیل' کی ایک رپورٹ سامنے آئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کچھ ہندوستانی کھلاڑیوں کے خلاف تبصرہ کرنے کی سزا عرفان کو ملی ہے۔ خود کو کمنٹری پینل سے باہر کیے جانے پر فی الحال عرفان پٹھان کا کوئی ردعمل تو سامنے نہیں آیا ہے، لیکن انھوں نے ایک ایسا قدم ضرور اٹھایا ہے جو ان کے چاہنے والوں کو خوشی دے گا۔ عرفان پٹھان نے کرکٹ پر اپنی بات اور نظریات ظاہر کرنے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'یوٹیوب' کو ذریعہ بنانے کا اعلان کیا ہے۔ انھوں نے خود کا یوٹیوب چینل (officialIrfanpathan※) شروع کرنے کی تصدیق کر دی ہے اور پروگرام کو نام دیا ہے 'سیدھی بات وِد عرفان پٹھان' دیا ہے۔ یعنی عرفان پٹھان کرکٹ پر بغیر لاگ لپیٹ کے سیدھی بات کریں گے۔ انھوں نے کرکٹ شیدائیوں سے گزارش بھی کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سپورٹ کریں۔ بہرحال، جہاں تک عرفان پٹھان کا نام کمنٹری پینل سے باہر کیے جانے کا معاملہ ہے، 'مائی کھیل' ویب سائٹ کے مطابق کئی کھلاڑیوں نے شکایت کی تھی کہ عرفان قصداً ان کے اوپر ذاتی تبصرے کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ 2 سالوں سے ایسا ہوتا آ رہا ہے کہ عرفان پٹھان کچھ کھلاڑیوں کے خلاف پرسنل ایجنڈا چلاتے محسوس ہو رہے ہیں۔ یہ بات اعلیٰ افسران کو پسند نہیں آئی، نتیجہ یہ ہوا کہ عرفان کو کمنٹری پینل سے باہر کا راستہ دکھا دیا گیا۔

ریہڑی-پٹری والوں، رکشہ چلانے والوں اور گگ ورکرس کے لیے

کوئی قانون نہیں، کانگریس پارٹی ان کی آواز بنے گی: اجئے ماکن

نئی دہلی: ''دیہی علاقوں میں ہر ذات کے کچھ لیڈر ہوتے ہیں، جو اپنی ذات کے لوگوں کو آگے لے کر جانے کا کام کرتے ہیں۔ کئی مقامات پر ذات کے نام پر تفریق بھی ہوتی ہے۔ جب شہر میں جائیں گے تو وہاں 75 فیصد لوگ غیر زرعی کام کرتے ہیں۔ وہ کئی زمرے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ریہڑی-پٹری والے، جھگیوں میں رہنے والے، ہاؤس ہیلپ، رکشہ چلانے والے... گگ ورکرس ایک الگ کلاس ہے۔ یہ سبھی غیر منظم ہیں۔ یہ آپ کو کہیں بھی تنظیم کی شکل میں نظر نہیں آئیں گے۔ اس وجہ سے ان کی آواز نہیں اٹھ پاتی ہے۔ اسی لیے 'غیر منظم کامگار و ملازمین کانگریس' ایسے لوگوں کی آواز بنے گا۔'' یہ بیان آج کانگریس ہیڈکوارٹر اندرا بھون میں منعقد 'غیر منظم کامگار و ملازمین کانگریس' (کے کے سی) کے قومی سمّیلن سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے خزانچی اجئے ماکن نے دیا۔ یہ قومی سمّیلن کے کے سی چیئرمین ڈاکٹر ادت راج کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں اجئے ماکن کے علاوہ کانگریس جنرل سکریٹری مکل واسنک اور راجیہ سبھا رکن دگوجے سنگھ سمیت کچھ دیگر اہم شخصیات شریک ہوئے۔ اس موقع پر اجئے ماکن نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ''ریہڑی-پٹری روزی روٹی تحفظ قانون (وینڈر ایکٹ) 2013 میں کانگریس لے کر آئی تھی۔ اس قانون کا نیا ڈرافٹ بطور وزیر میں نے لکھا تھا۔ یہ ایکٹ کہتا ہے کہ ملک کے ہر شہر میں وہاں کی مجموعی آبادی کے 2.5 فیصد کے تناسب میں ریہڑی-پٹری لگانے کے لیے وینڈرس کو لائسنس سرٹیفکیٹ دیے جانے چاہئیں۔ اس طرح پورے ملک میں مجموعی طور پر 2 کروڑ لوگوں کو وینڈرس لائسنس سرٹیفکیٹ دیا جانا چاہیے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ مودی حکومت نے اپنے 11-10 سالوں میں 2 لاکھ بھی تسلیم شدہ وینڈرس سرٹیفکیٹ تقسیم نہیں کیے ہیں۔'' اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اجئے ماکن کہتے ہیں کہ ''اس ایکٹ کی دفعہ 3(3) کہتی ہے کہ جب تک وینڈنگ زون نشان زد نہ ہو جائے، ایک بھی وینڈر کو ہٹایا نہیں جا سکتا۔ لیکن مودی حکومت میں اکثر ہزاروں وینڈرس کو ڈنڈے مار مار کر بھگا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جن لوگوں کو وزیر اعظم مودی کے منصوبہ میں قرض مل چکا ہے، انھیں بھی ڈنڈے مار کر ہٹا دیا جاتا ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ایسے لوگوں کی آواز صرف غیر منظم کامگار و ملازمین کانگریس اور ڈاکٹر ادت راج بن سکتے ہیں۔ بلنکٹ، زومیٹو، امیزن جیسی کمپنیوں میں کام کرنے والے گگ ورکرس کے لیے راجستھان کی کانگریس حکومت قانون لے کر آئی تھی۔ مودی حکومت اور دوسری ریاستی حکومتیں ایسا قانون کیوں نہیں لا سکتیں؟'' گگ ورکرس کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے ادت راج سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ''گگ ورکرس کے لیے ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی کوئی سماجی سیکورٹی نہیں ہے۔ آپ سب کو ایسے ہی لوگوں کی آواز بننا پڑے گا۔ یہ ایک بڑا کام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر ادت راج کی ٹیم اور آپ سب لوگ ملکارجن کھڑگے و راہل گاندھی کی کسوٹی پر کھرا اتریں۔'' اس موقع پر کانگریس کے سینئر لیڈر دگوجے سنگھ نے سیاست میں اچھے لوگوں کی شمولیت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''جو بھی شخص عوامی خدمت کے مقصد سے سیاست میں آنا چاہتا ہے، اسے میں ہمیشہ ایک ہی بات کہتا ہوں، کہ اگر عوامی خدمت اور سیاست میں آنا ہے تو 5 چیزیں بہت ضروری ہیں۔ رابطہ، ڈائیلاگ، کوآرڈینیشن، توازن اور مثبت سوچ۔ ان 5 عناصر پر میں نے زندگی بھر اپنی سیاست کی ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''آج ملک میں نظریات کی لڑائی جاری ہے۔ ایک نظریہ حد درجہ لیفٹ (کمیونسٹ پارٹی) ہے۔ دوسرا نظریہ سینٹرسٹ (کانگریس اور دیگر سماجوادی پارٹیاں) اور تیسرا رائٹ وِنگ (بی جے پی-آر ایس ایس) یعنی جو صرف کاروباری اور بڑے بڑے کارپوریٹ کی نمائندگی کرتی ہے۔'' دگوجے سنگھ کا کہنا ہے کہ مزدور طبقہ کبھی بھی رائٹ ونگ کے ساتھ نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ استحصال کرتے ہیں۔ جو لوگ آج پورے ملک میں پالیسیاں اس طرح کی بنا رہے ہیں کہ ان کا پورا فائدہ صرف صنعتی اور بڑے بڑے کاروباری کو ملے۔ اس وجہ سے ملک کی 50 فیصد ملکیت آج صرف 200 کنبوں کے پاس ہے۔

23-3-2025	
ناندیڑ شہر و اطراف و اکناف	
آج کا افطار :	6:37
کل کی سحر :	5:03
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ	

ورق تازہ کا رنگین سپلیمنٹ

حسب سابق کی طرح امسال ورق تازہ عید الفطر 2025ء کے مبارک موقع پر خصوصی سپلیمنٹ شائع کر رہا ہے۔ یہ سپلیمنٹ ہمہ رنگی جاذب نظر اور خوبصورت گیٹ اپیپ کے ساتھ ہوگا۔ عید الفطر کا شمارہ صفحات 8 کا ہوگا جن میں چار صفحات رنگین ہوں گے۔ خواہشمند مشتہرین احمد افراد اور عام قارئین ہمارے ذیل کے موبائیل نمبر پر ربط پیدا کر سکتے ہیں۔

9325610858-8055362952

ایڈیٹر
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

حدبندی کے خلاف جنوبی ریاستوں کا اجلاس

اسٹالن نے قانونی کارروائی کا عندیہ دیا

چینئی: چنئی میں ہفتے کے روز جنوبی ہندوستان کی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے حدبندی کے خلاف مشترکہ اجلاس کا انعقاد کیا۔ یہ اجلاس ڈی ایم کے حکومت کی میزبانی میں ہوا، جس میں تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن، کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنرائی وجین، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے شرکت کی۔ اسٹالن نے کہا کہ وہ حدبندی کے خلاف نہیں بلکہ منصفانہ حدبندی کے حامی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ جنوبی ریاستوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مسلسل کارروائی ضروری ہے۔ انہوں نے منصفانہ حدبندی کے لیے مشترکہ کارروائی کمیٹی※ بنانے کی تجویز پیش کی اور قانونی چارہ جوئی پر بھی غور کا اشارہ دیا۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنرائی وجین نے کہا کہ بی جے پی حکومت سیاسی مفادات کے تحت حدبندی کو آگے بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر 2026 میں مردم شماری کے بعد حدبندی ہوتی ہے تو شمالی ریاستوں کی نشستوں میں اضافہ ہوگا، جبکہ جنوبی ریاستوں کی سیٹیں کم ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ قدم جمہوری اصولوں کے خلاف ہے اور بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لیے اٹھایا جا رہا ہے۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے کہا کہ جنوبی ریاستوں نے آبادی کنٹرول کے اصولوں پر عمل کیا، جبکہ شمالی ریاستیں اس میں ناکام رہیں۔ ہم قومی آمدنی میں زیادہ حصہ دیتے ہیں لیکن ہمیں کم حصہ ملتا ہے۔'' کیرالہ کے وزیر اعلیٰ وجین نے کہا کہ حدبندی سے جنوبی ریاستوں کے سیاسی اثر و رسوخ کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''بی جے پی کے پاس شمال میں زیادہ اثر و رسوخ ہے، اس لیے وہ حدبندی کے ذریعے اپنی طاقت بڑھانا چاہتی ہے۔'' کمیٹی نے آئندہ اجلاس تلنگانہ کے حیدرآباد میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، جس میں قانونی اقدامات اور عوامی بیداری کے لیے حکمت عملی تیار کی جائے گی۔

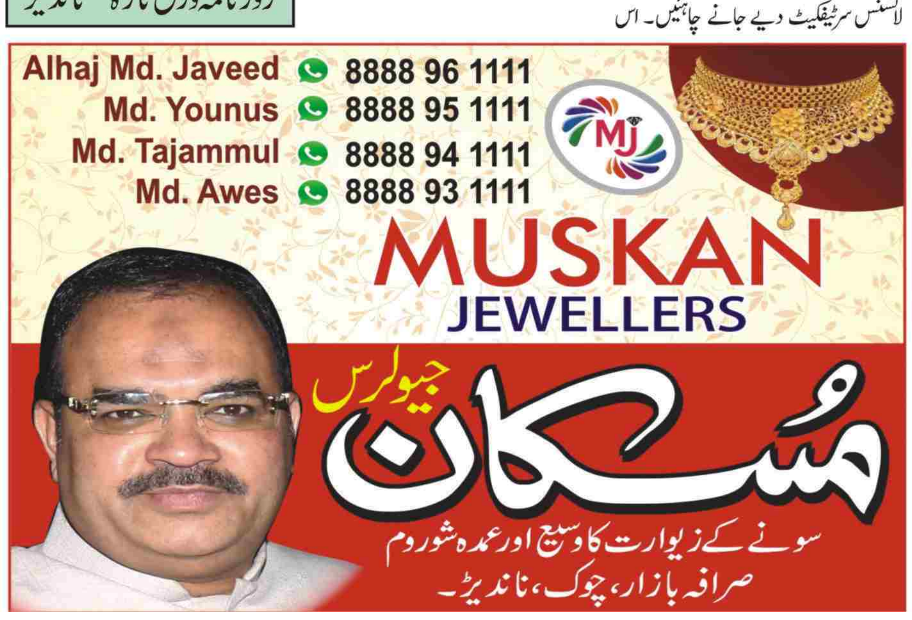

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
23 March. 2025

جہاں آرا: مغل بادشاہ شاہجہاں کی بیٹی جو دنیا کی 'امیر ترین' شہزادی بنی

مرزا اے بی بیگ

مغل شہزادی جہاں آرا اور ان کے اہل خانہ کی زندگی میں برسوں کی دربدری کے بعد یہ دن آئے کہ ان کے والد بادشاہ بنے۔ شہزادہ خرم کی تاج پوشی کا دن ہے اور محل میں تیاریوں کی دھوم ہے۔ جہاں آرا اس دن کا احوال اپنی ڈائری میں لکھتی ہیں: ہم سب نے نئے کپڑے پہنے۔ میں نے ریشمی انگرکھا زیب تن کیا اور گہرے نیلے رنگ کا چست پاجامہ جس پر نقرئی زردوزی کے کام ہیں۔ چاندی کے کام والا جالی دار دوپٹہ لیا ہے۔ روشن آرا نے اسی ڈیزائن کا لباس پہنا فرق صرف اتنا ہے کہ اس کے لباس کا رنگ شوخ زرد اور سنہرا ہے۔ ستی النسا بیگم ارغوانی لباس اور سنہرے پشواز میں شاندار لگ رہی ہیں، دارا، شجاع، اورنگزیب اور مراد نے سرخ پاجامے کے ساتھ سنہرے استر والے جیکٹ پہن رکھے ہیں اور ان کے مختلف رنگوں کے کمر بند ہیں۔ ستی النساء نے زیوارت کے صندوق کھولے اور ہمیں اور روشن آرا کو گلے کے ہار، چوڑیاں، کان کے جھمکے اور پازیبیں دیں۔ لڑکوں کو موتیوں کے ہار، بازوبند، جوشن اور انگوٹھیاں دی گئیں۔ والدہ تو گھنٹوں سے تیار ہو رہی تھیں اور جب ہم نے انھیں دیکھا تو دیکھتے رہ گئے کیونکہ وہ کبھی اس سے زیادہ شاہانہ اور خوبصورت نہیں نظر آئی تھیں، مغل سلطنت کے تمام بڑے عمائدین دیوان عام میں جلوہ افروز ہیں۔ خواتین کے لیے پردے لگا دیے گئے ہیں۔ ہم چلمن کے پاس بیٹھ گئے تا کہ دربار کو دیکھ سکیں۔ جنھیں میں پہچان سکتی تھی انھیں پہچاننے کی کوشش کی۔ نانا آصف خان سنہرے پیشواز اور کندھے پر سرخ شال ڈالے نظر آ رہے تھے۔ عبدالرحیم خان خاناں میواڑ کے نوجوان شاہزادے ارجن سنگھ سے محو گفتگو تھے۔ مہابت خان اپنی سفید موچھوں میں نمایاں نظر آ رہے تھے، پھر میں نے ڈھول کی آواز سنی تو سمجھ گئی کہ اب والد صاحب آنے والے ہیں۔ ان کا ذکر اتنے القاب و اداب سے کیا گیا کہ روشن آرا بول پڑی مجھے نہیں معلوم تھا کہ ابو کے اتنے زیادہ القاب ہیں۔ میں نے سرگوشی میں کہا، کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ انھیں یہ یاد بھی رہیں گے۔ جہاں آرا مزید بتاتی ہیں کہ والد صاحب نے مغل سلطنت کے بہترین زر و جواہر سے مزین زیورات پہن رکھے تھے۔ ان کے پیشواز سنہرے ریشمی تھے جس پر موتیوں اور چاندی کے دھاگوں سے کام کیا گیا تھا۔ ہیرے والے سرپیچ تھے یعنی پگڑی پر دو پنکھوں والا زیور، گلے میں موتیوں کی چھڑیوں والا ہار، اور موتی کبوتر کے انڈوں کے برابر تھے۔ بازو پر انھوں نے بازوبند اور جوشن پہن رکھے تھے اور انگلیوں میں انگوٹھیاں تھیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ تاج پوشی کی رسم بہت سادہ تھی۔ شاہی امام نے خطبہ پڑھا اور انھیں دعائیں دیں۔ پھر یکے بعد دیگرے حسب مرتبہ امرا آتے رہے انھیں مبارکباد کے ساتھ تحفے تحائف دیتے رہے۔ وہاں سونے کی مہریں، زیوارت کے صندوق، نادر و نایاب ہیرے، موتی، چین کے قیمتی ریشمی کپڑوں کے تھان، یورپ کی خوشبوئیں اور مختلف قسم کے زیوارت رکھے تھے کیونکہ امیر امرا کو معلوم تھا کہ والد صاحب کو جواہرات پسند ہیں۔' والد صاحب نے بادشاہ کی حیثیت سے پہلا اعلان کیا۔ انھوں نے حاضرین کو بتایا کہ والدہ کا خطاب آج سے ممتاز محل ہوگا اور انھیں دس لاکھ روپے سالانہ کا وظیفہ دیا جائے گا۔ بیگم نور جہاں کو دو لاکھ روپے سالانہ وظیفہ دیا جائے، نانا آصف خان اب والد کے وزیر اعظم بن چکے تھے۔ انھیں شاہی لباس دیا گیا۔ مہابت خان کو اجمیر کی جاگیر دی گئی۔ ارجن سنگھ کو سونے کی مہریں، جواہرات اور گھوڑے دیے گئے۔ جس چیز کا جہاں آرا نے ذکر نہیں کیا ہے وہ ان کا اپنا وظیفہ ہے۔ شاید یہ اعلان اس روز نہ ہوا ہو کیونکہ تاج پوشی کے ساتھ ہی ایک ماہ کے جشن کا اعلان بھی کیا گیا تھا لیکن ان کے والد اور بادشاہ شاہجہاں نے ان کے لیے چھ لاکھ روپے سالانہ کا وظیفہ مقرر کیا تھا اور اس طرح وہ مغل دور کی امیر ترین شہزادی ہو گئی تھیں جبکہ ان کی عمر صرف 14 سال تھی۔ خیال رہے کہ مغل دور حکومت میں خواتین کے بہت کم نام سامنے آئے ہیں جن میں گلبدن بیگم، نور جہاں، ممتاز محل، جہاں آرا، روشن آرا اور زیب النسا کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان میں بھی دو یعنی نور جہاں اور ممتاز محل تو ملکہ رہیں اور باقیوں کی حیثیت جہاں آرا کے برابر نہیں پہنچتی ہے کیونکہ سوائے روشن آرا کے کوئی حرم کی سربراہ یعنی بیگم صاحبہ یا بادشاہ بیگم نہیں بن سکیں۔ جہاں آرا کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت وہ محض 17 سال کی تھیں اور اسی وقت سے ان کے کندھوں پر مغل سلطنت کے حرم کا بار آ گیا۔ بادشاہ شاہجہاں اپنی اہلیہ کے غم میں اتنے غمزدہ ہوئے کہ انھوں نے ایک طرح سے گوشہ نشینی کی زندگی گزارنی شروع کر دی۔ محبوب الرحمان کلیم اپنی کتاب جہاں آرا میں لکھتے ہیں کہ ممتاز محل کی موت کے بعد بادشاہ نے سیاہ ماتمی لباس پہن لیا تھا لیکن بعض دوسرے مورخ بتاتے ہیں کہ انھوں نے انتہائی سادگی اختیار کر لی تھی اور سفید لباس میں ہی نظر آتے تھے جبکہ اہلیہ کی موت کے بعد ان کے داڑھی کے بال بھی سفید ہو گئے تھے۔ شاہجہاں نے ایسے عالم میں اپنی کسی دوسری ملکہ کو محل کے امور کی ذمہ داری دینے کے بجائے اپنی جواں سال بیٹی جہاں آرا کو بادشاہ بیگم بنایا اور ان کے سالانہ وظیفے میں مزید چار لاکھ کا اضافہ کر دیا جس سے ان کا سالانہ وظیفہ دس لاکھ ہو گیا۔ دہلی کی جامعہ ملیہ میں شعبہ تاریخ و ثقافت میں اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر رحما جاوید راشد نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مغل دور کی دو اہم خواتین نور جہاں اور جہاں آرا بیگم تھیں۔ وہ ملکہ ہندوستان تو نہیں تھیں لیکن اپنی والدہ ممتاز بیگم کی موت کے بعد سے وہ ساری زندگی مغل سلطنت کی سب سے بااختیار اور طاقت ور خاتون رہیں۔ انھیں والدہ کے انتقال کے بعد بادشاہ بیگم کا خطاب دیا گیا اور حرم کی ساری ذمہ داری 17 سال کے اس جوان کندھوں پر آ گئی۔ انھوں نے بتایا کہ 'جہاں آرا اپنے زمانے کی ہندوستان ہی کی نہیں بلکہ ساری دنیا کی امیر ترین خاتون تھیں اور کیوں نہ ہوں کہ ان کے والد ہندوستان کے امیر ترین بادشاہ تھے جن کے عہد کو ہندوستان کا عہد زریں کہا گیا ہے۔' معروف مورخ اور 'ڈاٹرز آف دی سن' کی مصنفہ ایرا مکھوتی بتاتی ہیں: جب مغربی سیاح ہندوستان آتے تو انھیں یہ دیکھ کر تعجب ہوتا کہ مغل بیگمات کس قدر بااثر تھیں۔ اس کے برعکس اس زمانے میں برطانوی خواتین کو اس قسم کے حقوق حاصل نہیں تھے۔ وہ اس بات پر حیران تھے کہ بیگمات کاروبار کر رہی ہیں اور وہ انھیں ہدایت دے رہی ہیں کہ کس چیز کا کاروبار کرنا ہے اور کس چیز کا نہیں۔ جہاں آرا کی دولت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس بہت سی جاگیریں تھیں، جس دن ان کے والد کی تاج پوشی ہوئی اس دن انھیں ایک لاکھ اشرفیاں اور چار لاکھ روپے دیے گئے جبکہ چھ لاکھ سالانہ وظیفے کا اعلان کیا گیا۔ اور ان کی والدہ کی موت کے بعد ان کی ساری جائیداد کا نصف جہاں آرا کو دے دیا گیا باقی نصف دیگر بچوں میں تقسیم کیا گیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تاریخ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ایم وسیم راجہ ان کی دولت کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں: جب انھیں پادشاہ بیگم بنایا گیا تو اس دن انھیں ایک لاکھ اشرفیاں، چار لاکھ روپے اور مزید چار لاکھ روپے سالانہ کی گرانٹ دی گئی۔ انھیں جو باغ دیے گئے ان میں باغ جہاں آرا، باغ نور اور باغ صفا اہم ہیں۔ ان کی جاگیر میں اچھل، فرجاہرا اور بچھول، صفاپور، دوہارا کی سرکاریں اور پانی پت کا پرگنہ دیا گیا تھا۔ انھیں سورت کا شہر بھی دیا گیا تھا جہاں ان کے جہاز چلتے تھے اور انگریزوں کے ساتھ ان کی تجارت ہوتی تھی۔ پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی کے سامنے 12 اپریل سنہ 1913 کو پڑھے جانے والے اپنے مقالے میں نظام حیدرآباد کی سلطنت میں آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جی یزدانی نے لکھا ہے کہ اسی سال نوروز کے موقعے پر جہاں آرا کو 20 لاکھ کے زر و جواہر تحفے میں دیے گئے۔ انھوں نے مزید لکھا کہ جہاں آرا ایوان کی تقریب کی بھی ذمہ دار ہوتی تھیں، جیسے کہ بادشاہ کا یوم پیدائش اور نوروز وغیرہ کے مواقع پر وہی نگران اعلیٰ ہوتیں۔ موسم بہار میں عید گلابی کی تقریب ہوتی تھی۔ اس موقعے پر شہزادے اور منصب دار منقش زر و جواہر والی صراحی میں بادشاہ کو عرق گلاب پیش کرتے تھے۔ اعتدال شب و روز (یعنی جب دن رات برابر ہوں) کا جشن جمعے کو ہوتا تھا۔ اس موقعے پر جہاں آرا نے 19 مارچ سنہ 1637 کو بادشاہ کو ڈھائی لاکھ کا ہشت زاویہ تخت دیا تھا۔ ان سب سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس کتنی دولت رہی ہوگی۔ جہاں آرا کی زندگی میں ایک بہت بڑا سانحہ اس وقت رونما ہوا جب وہ جل گئیں اور تقریبا آٹھ ماہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد جب صحت یاب ہوئیں تو بادشاہ نے خوشی میں سلطنت کے خزانے کے منھ کھول دیے۔ چھ اپریل سنہ 1644 کو جب وہ آگ کی زد میں آئی تھیں تو ان کی صحت یابی کے لیے عام منادی کرائی گئی تھی۔ غربا میں روزانہ پیسے روپے تقسیم کیے جاتے، بڑی تعداد میں قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ محقق ضیاالدین احمد اپنی کتاب جہاں آرا میں محمد صالح کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ پادشاہ نے تین دنوں میں 15 ہزار اشرفیاں اور تقریبا اتنے ہی روپے غربا میں تقسیم کر دیے۔ روزانہ ایک ہزار روپیہ اس طرح خیرات کیا جاتا کہ رات کو جہاں آرا کے تکیے کے نیچے ہزار روپے رکھ دیا جاتا اور صبح کو غربا میں تقسیم کر دیا جاتا۔ بڑے افسر جو خیانت کے جرم میں قید تھے رہا کر دیے گئے اور ان کے قرضے معاف کر دیے گئے جن کی میزان سات لاکھ تھی بے باق کر دیے گئے۔ جبکہ جی یزدانی لکھتے ہیں کہ جہاں آرا کی صحت یابی پر آٹھ دنوں کا جشن منایا گیا تھا، انھیں سونے میں تولا گیا اور وہ سونے غربا میں تقسیم کیے گئے۔ پہلے دن شاہ جہاں نے شہزادی کو 130 موتی اور پانچ لاکھ کے کنگن تحفے میں دیے۔ دوسرے دن سرپیچ (سرپوش) دیا گیا جس میں ہیرے موتی جڑے تھے۔ صورت کی بندرگاہ بھی اسی موقعے سے عطا کی گئی جس کی سالانہ آمدن پانچ لاکھ روپے تھی۔ جی یزدانی نے لکھا ہے کہ نہ صرف جہاں آرا کو بلکہ ان کا علاج کرنے والے حکیم کو بھی مال و دولت سے بھر دیا گیا۔ ان کے مطابق: حکیم محمد داؤد کو دو ہزار پیدل اور دو سو گھوڑے کی سرداری ملی، خلعت اور ہاتھی کے علاوہ سونے کے زین والا گھوڑا، 500 تولے کی سونے کی مہریں اور اسی وزن کا اس موقعے پر خصوصی طور پر ڈھالا جانے والا سکہ بھی دیا گیا۔ ایک غلام عارف کو اس کے وزن کے برابر سونے اور خلعت، گھوڑے و ہاتھی اور سات ہزار روپے دیے گئے۔ ان کی دولت کا ذکر کرتے ہوئے محبوب الرحمان کلیم لکھتے ہیں کہ شاہجہاں نے اپنی پیاری بیٹی کو بہت بڑی جاگیر عطا کی تھی۔ اس کے علاوہ جہاں آرا کو جو انعام ادنی ادنی تقریبوں میں حاصل ہوتے تھے ان کی کوئی حد نہیں۔ جہاں آرا بیگم کی جاگیر میں انھیں جو خطے عنایت کیے گئے تھے وہ بہت زیادہ زرخیز تھے۔ ملک سورت جو نہایت شاداب صوبہ تھا شاہجہاں نے بطور جاگیر عطا کیا تھا۔ اس وقت اس کی سالانہ آمدن ساڑھے سات لاکھ تھی۔ اسی کے ساتھ انھیں سورت بندرگاہ بھی دے دی گئی تھی جس میں ہمیشہ مختلف ممالک کے تاجروں کی آمد و رفت رہا کرتی تھی۔ اور اس سبب سے ان کے محاصل میں پانچ لاکھ سے کچھ زیادہ روپے آتے تھے۔ اس کے علاوہ اعظم گڑھ، انبالہ، وغیرہ زرخیز مقامات بھی ان کی جاگیر میں شامل تھیں۔ لیکن جہاں آرا خود کو فقیرہ کہتی تھیں۔ ان کی زندگی میں سادگی تھی اور پردے کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ چنانچہ بہت سے مورخ کے حوالے سے ڈاکٹر رحما بتاتی ہیں کہ جس دن وہ جلی تھیں وہ نوروز کے جشن کی رات تھی (بعض نے اسے ان کی سالگرہ کا دن کہا ہے) اور جب آگ لگی تو انھوں نے چیخ و پکار نہیں کی کہ مبادا کوئی مرد ان کو بچانے کے لیے نہ دوڑا آئے اور وہ بھاگی ہوئی زنان خانے میں آئیں اور بے ہوش ہو گئیں۔ ان کی آگ کو بجھانے میں دو خادمائیں بھی زخمی ہو گئیں جن میں سے ایک کی تو موت ہو گئی اور جہاں آرا کے بیمار پڑنے سے محل کی دنیا تاریک ہو گئی۔

محل کی دنیا، خواتین کی دنیا

جہاں آرا کی ڈائری سے پتہ چلتا ہے کہ ان سے بڑی ایک سوتیلی بہن تھیں لیکن باقی ساری اولادیں شاہ جہاں کو ارجمند آرا یعنی ممتاز محل کے بطن سے ہوئیں۔ محل کا ذکر کرتے ہوئے جہاں آرا لکھتی ہیں: محل کے اندر خواتین کی دنیا ہے۔ شہزادیاں، رانیاں، داشتہ، مدخولہ، خادمائیں، باورچن، دھوبن، گلوکارہ، رقاصہ، مصورہ اور ان کے گرد غلاموں کا غول جو کہ ان پر نظر رکھتے ہیں اور بادشاہ کو وہاں کے حالات سے مستقل آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ بعض خواتین شاہی خاندان سے شادی کر کے آئی ہیں۔ بعض کو ان کی خوبصورتی کے سبب شہزادوں کی پسند پر حرم میں لایا گیا ہے، بہت سی حرم کی چار دیواریوں میں پیدا ہوئی ہیں۔ بعض خواتین کا کہنا ہے کہ ایک بار آپ حرم میں آئے تو پھر کوئی آپ کا چہرہ نہیں دیکھ پاتا ہے۔ آپ کسی مرصع جن کی طرح غائب ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصے بعد آپ کے گھر والے بھی آپ کی صورت بھول جاتے ہیں۔ لیکن جہاں آرا کی صورت اور سیرت کو مغل تاریخ میں بھلایا نہیں جا سکا اور ان کے حسن کا ذکر بہت جگہ ملتا ہے۔ جہاں آرا خود ہی بتاتی ہیں کہ کس طرح ایک دن وہ سستی و کاہلی کا شکار تھیں کہ والدہ نے انھیں ڈانٹ کر کہا کہ کچھ کرو کیا دھوبن کی طرح گندی پڑی ہوئی ہو۔ اس پر ان کے والد شاہجہاں نے کہا تھا کہ اگر یہ دھوبن ہوگی تو دنیا کی سب سے حسین دھوبن ہوگی۔ جہاں آرا ایک جگہ نور جہاں اور والدہ کے حسن کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ نور جہاں اپنے قد اور چہرے کی لمبائی کی وجہ سے والدہ سے زیادہ وجیہ اور حسین نظر آتی تھیں۔ لیکن وہ کہتی ہیں کہ ان کی والدہ بھی انتہائی حسین تھیں اور پھول کی طرح شگفتہ تھیں جسے ہر کوئی چاہے۔ محبوب الرحمان کلیم بیگم صاحبہ کے حسن و جمال کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جہاں آرا بیگم خاندان مغلیہ میں بلحاظ سیرت اور صورت ایک بینظیر بیگم گزری ہے۔ دولت کمال کی طرح ملک حسن و جمال بھی ان کے زیر نگیں تھا۔ وہ نہایت درجہ حسین اور پری پیکر تھیں۔ بعض تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ روشن آرا بیگم اس زمانے میں حسن و جمال میں مشہور تھیں لیکن ڈاکٹر برنیر نے لکھا ہے کہ گو کہ روشن آرا بیگم اس کی چھوٹی بہن نہایت درجہ خوبصورت ہے لیکن جہاں آرا بیگم کا حسن و جمال اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جہاں آرا کا وہ مقام تھا کہ ان کا اپنا علیحدہ ایک محل تھا جہاں وہ رہتی تھیں۔ مترجم اور تاریخ نویس مولوی ذکاء اللہ دہلوی نے شاہجہاں نامہ میں لکھا ہے کہ جہاں آرا بیگم کی جلوہ گاہ شاہ جہاں کے محل سے متصل تعمیر کی گئی تھی۔ بیگم صاحبہ کا دلکش اور عالیشان مکان آرام گاہ سے ملا ہوا تھا اور نہایت دلفریب نقش و نگار سے مزین تھا۔ اس کے در و دیوار پر اعلی درجے کی پچکاری کی ہوئی تھی۔ اور جا بجا قیمتی جواہرات نہایت خوبصورتی کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ اس کے صحن کے بنگلے میں جو ساحل جمنا پر واقع تھا دو حجرے تھے اور وہ نہایت درجہ نقش و نگار سے آراستہ تھے۔ یہ عمارت تین منزلہ تھی اور اس پر سونے کا کام کیا ہوا تھا۔

تصوف کی طرف میلان

ڈاکٹر رحما بتاتی ہیں کہ وہ عین جوانی کے عالم میں ہی تصوف کی طرف مائل ہو گئی تھیں لیکن جلنے کے واقعے کے بعد ان کی زندگی مزید زاہدانہ ہو گئی تھی۔ لیکن اس سے قبل محبوب الرحمان نے لکھا ہے کہ پہلے ان کی بود و باش کا طریقہ بہت شاہانہ تھا۔ ڈاکٹر برنیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس کی سواری بڑی شان و شوکت سے نکلتی تھی۔ وہ اکثر جوڈول پر نکلا کرتی تھیں، جو تخت رواں کے مشابہ ہوتا تھا اور اس کو کہار اٹھاتے تھے۔ اس کے ہر طرف روغن کاری کا کام بنا ہوتا تھا۔ اور اس پر ریشمی اور دلکش گھٹاٹوپ پڑے ہوتے تھے اور ان میں زری کی جھالریں اور خوبصورت پھندنے ٹنگے ہوتے تھے جن کی وجہ سے ان کی زینت دگنا بڑھ جاتی تھی۔ بعض اوقات جہاں آرا بیگم آیک بلند اور خوبصورت ہاتھی پر سوار ہو کر نکلتی تھی۔ لیکن پردے کی سخت پابند تھی۔ وہ اکثر تفریح طبع کے لیے بڑی شان و شوکت سے سیر باغ کو جاتی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے شاہجہاں کے ساتھ متعدد بار دکن، پنجاب، کشمیر اور کابل کی سیر کی۔ لیکن ہر حالت اور ہر موقعے پر اس نے پردے کا پورے طور پر خیال رکھا۔ اور یہ کچھ اسی پر موقوف نہیں بلکہ خاندان مغلیہ کی تمام بیگمات حد درجہ پردہ نشین ہوتی تھیں۔ سیاح و مورخ برنیئر نے لکھا ہے کہ یہ امر محال ہے کہ کوئی ان بیگمات کے نزدیک جا سکے اور یہ تقریبا ناممکن ہے کہ وہ آدم زاد کو نظر آ سکیں سوائے اس سوار کے جو اتفاق سے ان بیگمات کی سواری کے نزدیک جا نکلے کیونکہ وہ شخص کتنا ہی ذی رتبہ کیوں نہ ہو خواجہ سراؤں خواصوں کے ہاتھوں سے پٹے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ڈاکٹر رحما کا کہنا ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں جہاں آرا کے جلنے کے واقعات کی تفصیل تو ملتی ہیں لیکن ان کی دیگر خدمات کا برملا اظہار نہیں ملتا ہے حالانکہ وہ مغل سلطنت کی انتہائی طاقتور اور بااختیار شخصیت تھیں۔ ان کی علم دوستی، صوفیوں کے ساتھ ان کی عقیدت، ان کی فیاضی، دربار میں ان کی حکمت عملی اور باغ و تعمیرات سے لگاؤ ان کی متنوع شخصیت کا غماز ہے۔ جہاں آرا نے دو تصانیف چھوڑی ہیں اور یہ دونوں فارسی زبان میں ہے۔ انھوں نے 12ویں 13ویں صدی کے صوفی حضرت معین الدین چشتی کے متعلق تصنیف مونس الارواح لکھی ہے۔ انھیں صوفیا اور اولیا کے ملفوظات سے گہرا شغف تھا۔ وہ اپنے ابتدائی دنوں میں ہی ان سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ وہ شروع میں دارا اور بعد میں اپنے والد سے اس کے متعلق مباحثہ کرتی تھیں۔ وہ ذکر کرتی ہیں کہ ایک بار وہ دارا کے ساتھ ملکۂ ہندوستان نور جہاں کو کتاب واپس کرنے کے بہانے سے ملنے گئیں تو انھیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ نور جہاں نے انھیں جو کتابیں پڑھنے کے لیے دی تھیں انھیں ان کا نام یاد تھا۔ نور جہاں نے پوچھا کہ انھیں فیضی کی کتاب پسند آئی یا ہارون رشید کے قصے۔ جہاں آرا نے جواب دیا ہارون رشید کے قصے۔ نور جہاں نے کہا کہ وہ عمر کے ساتھ شاعری سے لطف اندوز ہونے لگیں گی۔ جہاں آرا کی تعلیم گھر میں ہی ہوئی تھی اور ان کی والدہ کی ساتھی ستی النسا بیگم جنھیں صدر النسا بھی کہا جاتا تھا نے ان کی تعلیم و تربیت کی تھی جو ایک تعلیم یافتہ خانوادے سے آتی تھیں اور ان کے بھائی طالب آملی جہانگیر کے زمانے میں ملک الشعرا کے خطاب سے نوازے گئے تھے۔ جب جہاں ارا کچھ دنوں کے لیے دکن میں تھیں تو انھیں ایک اور استانی پڑھانے آتی تھیں۔ ان کی دوسری کتاب 16ویں 17ویں صدی کے کشمیر کے صوفی ملا شاہ بدخشی کے متعلق رسالہ صاحبیہ ہے۔ ڈاکٹر رحما بتاتی ہیں کہ جہاں آرا سے ملا شاہ بدخشی اس قدر متاثر تھے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر جہاں آرا خاتون نہیں ہوتیں تو وہ انھیں اپنا خلیفہ نامزد کر دیتے۔ جہاں آرا کو اس بات کا فخر تھا کہ وہ پہلی مغل خاتون تھیں جنھوں نے باضابطہ مریدی اختیار کی تھی اور اپنے پیر کے مطابق زندگی گزار رہی تھیں۔ جہاں آرا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پورے شاہجہان آباد یعنی دہلی کا نقشہ اپنی نگرانی میں بنوایا تھا۔ اس پر بعض مورخین کو اعتراض ہے لیکن چاندنی چوک کے بارے میں کسی کو اعتراض نہیں۔ یہ بازار ان کے حسن ذوق اور شہری ضرورتوں کی پہچان کا علمبردار ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے کئی مساجد تعمیر کرائی جبکہ اجمیر میں حضرت معین الدین چشتی کے آستانے پر ایک بارہ دری تعمیر کروائی۔ ڈاکٹر رحما بتاتی ہیں کہ اس کا ادارک انھیں اس آستانے کے دورے پر ہوا تھا جب انھیں حال آیا تھا اور اسی وقت انھوں نے خدمت کے جذبے سے اس بارہ دری کی تعمیر کا عہد کیا تھا۔ انھوں نے بہت سے باغات کی بھی تعمیر کروائی۔ آگرے کی جامع مسجد کے بارے میں ڈاکٹر رحما کہتی ہیں کہ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں عبادت کے لیے ایک زنان خانہ ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ صدر دروازے پر فارسی میں ایک کتبہ ہے جس میں کسی مغل بادشاہ کی طرح جہاں آرا کی، ان کی روحانیت اور ان کی پاکیزگی کی تعریف کی گئی ہے۔ ایک قسم کی قصیدہ سرائی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ جہاں آرا پہلی مغل شاہزادی ہیں جنھوں نے خواتین کے لیے پبلک سپیس تیار کرایا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ انھوں نے دہلی سے ملحق جمنا پار صاحب آباد میں بیگم کا باغ بنوایا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس میں خواتین کے لیے جگہ مخصوص تھی بلکہ دن بھی مخصوص تھے تا کہ وہ آزادی کے ساتھ باغ کی سیر کر سکیں اور وہاں کے پرفضا ماحول سے لطف اندوز ہو سکیں۔ ڈاکٹر رحما بتاتی ہیں کہ مغل دور میں خواتین اپنی ساری خوبیوں کے باوجود تاریخ کے صفحات سے غائب ہیں اور ان پر اکبر کے زمانے سے زیادہ سختی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے نام بھی ظاہر نہیں کیے جاتے۔ اس کا احساس شاید جہاں آرا کو بھی تھا۔ چنانچہ جب وہ اپنی پردادی یعنی جہانگیر کی والدہ اور اکبر کی اہلیہ کا ذکر کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ وہ ہندو خاندان سے آتی ہیں۔ ان کا اصل نام کیا ہے پتہ نہیں لیکن ان کے القاب سے ہم انھیں جانتے ہیں اور پھر وہ کہتی ہیں کہ وہ حرم کی سب سے معزز خاتون ہیں۔ چنانچہ ہم تاریخ میں بیگم کی سرائے، بیگم کا باغ، بیگم کا محل، بیگم کا حمام اس طرح کے نام دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر رحما نے مزید کہا کہ اجمیر میں بیگم کا دالان بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جہاں جہاں بادشاہ اپنی چھاپ چھوڑ رہے تھے وہیں جہاں آرا بھی اپنی چھاپ چھوڑ رہی تھیں، چاہے وہ اجمیر ہو، آگرہ ہو کہ دلی ہو۔ ڈاکٹر ایم وسیم راجہ نے بتایا کہ وہ کشمیر کے صوفی بزرگ ملا بدخشی کی بیعت میں تھیں اور چشتیہ کے ساتھ ساتھ قادریہ سلسلہ کو بھی مانتی تھیں۔ ایک زمانے میں وہ چاہتی تھیں کہ ان کے اہل خانہ قادریہ سلسلے سے تعلق پیدا کریں۔

جہاں آرا کی سیاست

جہاں آرا کو سیاست کی سمجھ اسی دوران ہو گئی تھی جب وہ محل میں نور جہاں کو دیکھتی تھیں۔ وہ ان سے بہت متاثر تھیں۔ چنانچہ وہ بتاتی ہیں کہ کس طرح نور جہاں خط و کتابت کے درمیان بیٹھی تھیں تو انھوں نے پوچھا کہ کیا آپ یہ سب پڑھیں گی؟ یہ تو بہت سارے ہیں۔ نور جہاں نے جواب دیا۔ ہم اتنے روز پڑھتے ہیں۔ نہیں تو ہمیں کیونکہ معلوم ہوگا کہ سلطنت میں کیا ہو رہا ہے۔ ظل الٰہی چاہتے ہیں کہ میں ہر چیز کو احتیاط سے پڑھوں اور اگر کچھ غلط ہو تو انھیں آگاہ کروں۔ دارا اور ہم شوق میں ذرا اور آگے جھکے۔ دارا نے پوچھا کہ غلط کیا ہو سکتا ہے۔ تو انھوں نے میری طرف دیکھ کر کہا تمہارے لیے یہ جاننے کا وقت آ گیا ہے کہ سلطنت کے امور کیسے چلائے جاتے ہیں۔ انھوں نے ایک رول اٹھایا اور کھولا جس میں بنگال کے گورنر کی رپورٹ تھی۔ اس نے لکھا تھا کہ پرگنوں میں قحط کی وجہ سے کسانوں سے محصول نہیں وصول کیا جا سکا ہے۔ ہم حیران تھے کہ اس میں غلط کیا ہے۔ انھوں نے ایک دوسرا رول اٹھایا اور کہا کہ یہ رپورٹ بنگال میں ہمارے جاسوس کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گورنر نے کسانوں سے ٹیکس وصول کیا ہے اور وہ قحط کا بہانہ بنا کر محصول اپنے پاس رکھ لینا چاہتا ہے۔ اس سے قبل جہاں آرا بتاتی ہیں کہ کس طرح نور جہاں کے پاس شاہی مہر ہوتی تھی اور جس کاغذ پر وہ اسے لگا دیں وہ بادشاہ کا فرمان ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب جہاں آرا کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو ان کی حیثیت اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ انھیں شاہی مہر بھی دی گئی تھی۔ بادشاہ نامہ کے حوالے سے ضیاءالدین احمد نے لکھا ہے کہ سنہ 32-1631 میں جب یمین الدولہ آصف خان، محمد عادل خاد کی بیداری کے لیے بالاگھاٹ کی مہم پر گئے تو انھوں نے اپنی روانگی سے قبل شاہی مہر بادشاہ کے حضور پیش کی اور جب تک وزیر اعظم نہیں آئے وہ جہاں آرا کے پاس تھی اور وہی شاہی فرامین پر مہر ثبت کرتی رہیں۔ انھوں نے نور جہاں کے بعد اپنی والدہ کو بھی یہ کام کرتے دیکھا تھا لیکن 17-18 سال کی عمر میں اتنی اہم ذمہ داری کسی وزیر اعظم کے عہدے سے کم نہیں۔ ہر چند کہ وہ شہزادہ دارا کی حمایت کر رہی تھیں تاہم اورنگزیب کے نزدیک ان کی قدر و منزلت کم نہیں ہوئی جوان کے اخلاق اور ہوش مندی کے شواہد ہیں۔ البتہ ان کی بہن روشن آرا ان سے چڑھی رہتی تھیں اور انھوں نے ان کے خلاف اورنگزیب کے بہت کان بھرے لیکن جب والد شاہجہاں کا انتقال ہوا تو انھوں نے جہاں آرا کو اپنے پاس بلا لیا اور انھیں پھر سے پادشاہ بیگم کا خطاب و منصب عطا کیا جس پر روشن آرا مزید چڑھ گئیں تاہم سنہ 1681 میں ان کی موت تک یہ منصب ان کے ہی پاس رہا۔ جب وہ بیمار پڑیں اور بستر مرگ پر تھیں تو انھوں نے کہا کہ ان کی قبر صوفی بزرگ حضرت نظام الدین اولیا کے مزار کے قریب ہو۔ اور اپنے مزار کے لیے انھوں نے جو شعر کہا وہ ان کا لوح مزار ہے اور وہ اس طرح ہے:

بغیر سبزہ نہ پوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریباں ہمیں گیاہ و بس است

یعنی میرے مزار کو سبزے کے علاوہ کسی چیز نہ ڈھکو کیونکہ غریبوں کی مزار کے لیے یہی گھاس کافی ہے اور اس طرح مغل سلطنت کی امیر ترین شہزادی جو خود کو فقیرہ کہتی تھی بغیر قبر پوش کے دنیا سے رخصت ہوئی۔

کرناٹک میں ہنی ٹریپ اسکینڈل

سیاست کے ایوانوں میں اخلاقی زوال کی گونج!

از: عبدالحلیم منصور

یہاں ہر شخص نقابوں میں چھپا بیٹھا ہے
حقیقت ڈھونڈنے نکلو تو تماشہ ہوگا

کرناٹک میں ہنی ٹریپ اسکینڈل نے سیاست، بیوروکریسی اور سماجی حلقوں میں زبردست ہلچل مچا دی ہے۔ یہ کوئی عام معاملہ نہیں بلکہ ایک ایسا پیچیدہ جال ہے، جس میں کئی بااثر شخصیات پھنس چکی ہیں۔ سیاست، طاقت، بلیک میلنگ اور انسانی کمزوریوں کا یہ کھیل کوئی نئی کہانی نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جو مختلف شکلوں میں بار بار دہرائی جاتی رہی ہے۔ مگر اس بار جو کچھ ہو رہا ہے، وہ زیادہ سنگین اور گہرے اثرات مرتب کرنے والا ہے۔ یہ اسکینڈل کئی سوالات کو جنم دیتا ہے، اور ہر سوال کے پیچھے ایک نئی کہانی چھپی ہوئی ہے۔ سیاست میں ہنی ٹریپ کا استعمال ہمیشہ سے ایک مہلک ہتھیار رہا ہے، جہاں کسی کو ذاتی کمزوریوں میں پھنسا کر اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ طریقہ سیاست میں نیا نہیں، بلکہ اقتدار کے کھیل میں ہمیشہ کارگر ثابت ہوا ہے۔ سیاست میں دیانت اور شفافیت کا جو معیار ہونا چاہیے، وہ شاید صرف کتابوں میں رہ گیا ہے۔ حقیقی دنیا میں، طاقت حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے جو بھی ممکن ہو، وہ کیا جاتا ہے، چاہے وہ بلیک میلنگ ہو، دھمکیاں ہوں یا کسی کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر اسے خاموش کر دینا ہو۔ اطلاعات کے مطابق، اس اسکینڈل میں نہ صرف سیاست دان بلکہ سرکاری افسران، تاجر اور دیگر بااثر شخصیات بھی شامل ہیں، بتایا جاتا ہے کہ تقریباً 48 سیاست دان، جن میں کچھ مرکزی وزراء بھی شامل ہیں، اس جال کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان افراد کی قابل اعتراض ویڈیوز اور دیگر مواد مبینہ طور پر موجود ہیں، جنھیں بلیک میلنگ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ ایک منظم سازش ہے یا واقعی کچھ لوگ اپنی ذاتی کمزوریوں کے باعث مصیبت میں پھنس گئے ہیں؟ اس معاملے میں جدید ٹیکنالوجی، خفیہ ویڈیوز اور بلیک میلنگ کے روایتی حربے استعمال کیے گئے، جس کے نتیجے میں کئی بااثر افراد کو زبردست دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق، یہ ایک منظم نیٹ ورک کا کام ہے جو مخصوص مقاصد کے تحت اہم شخصیات کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں جب ہنی ٹریپ کا استعمال سیاسی جوڑ توڑ کے لیے کیا گیا ہو۔ مدھیہ پردیش میں 2019 میں ایک بڑا اسکینڈل سامنے آیا تھا جس میں کئی اعلیٰ عہدیداروں کو خواتین کے ذریعے جال میں پھنسایا گیا اور بعد میں ان سے بھاری رقوم اور دیگر فوائد حاصل کیے گئے۔ اس سے قبل بھی ہندوستان میں کئی سیاست دانوں، بیوروکریٹس اور حتیٰ کہ فوجی افسران کو اس قسم کی سازشوں کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ اگر عالمی سیاست کی بات کی جائے تو سرد جنگ کے دوران روس اور امریکہ کے درمیان خفیہ چالوں میں ہنی ٹریپ ایک مضبوط ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ کئی جاسوس تنظیمیں مخالف ملک کے اہم عہدیداروں کو پھنسانے کے لیے اسی طریقے کا سہارا لیتی رہی ہیں۔ لیکن کرناٹک میں موجودہ معاملہ اس لیے زیادہ حساس ہے کہ یہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ریاست پہلے ہی سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ ایسے میں کسی بھی بڑے اسکینڈل کے اثرات ریاست کے سیاسی مستقبل پر براہ راست مرتب ہو سکتے ہیں۔ یہ اسکینڈل عوامی اعتماد کو بھی شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پہلے ہی سیاست دانوں کے کردار پر سوالات اٹھتے رہے ہیں، اور اب ایسے واقعات عوامی مایوسی اور بے اعتمادی کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ حکومت اور تحقیقاتی اداروں کی ذمے داری ہے کہ وہ اس معاملے کی مکمل چھان بین کریں اور ان عناصر کو بے نقاب کریں جو اس کھیل کے اصل ماسٹر مائنڈ ہیں۔ اگر یہ معاملہ صرف ایک مخصوص سیاسی جماعت یا افراد کو نشانہ بنانے کے لیے اچھالا جا رہا ہے تو یہ ایک اور خطرناک رجحان ہوگا، کیونکہ اس کا مطلب ہوگا کہ اقتدار کے کھیل میں اخلاقیات، سچائی اور قانون سب کچھ ثانوی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور محض طاقت حاصل کرنے کے لیے تمام حدیں پار کی جا سکتی ہیں۔ کرناٹک کے وزیر اعلی سدارامیا نے اس اسکینڈل پر اسمبلی میں دیے گئے اپنے بیان میں کہا کہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے اور حکومت اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق، اس اسکینڈل میں جو بھی ملوث پایا جائے گا، چاہے وہ کسی بھی عہدے پر ہو، اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی ایسا ہوگا؟ یا پھر یہ معاملہ بھی دیگر کئی اسکینڈلز کی طرح وقت کے ساتھ دب جائے گا اور سیاست کا کھیل اسی طرح اپنی چالاکیوں اور فریب کاریوں کے ساتھ آگے بڑھتا رہے گا؟ سیاست میں ایسے الزامات اکثر لگتے ہیں، مگر جب کوئی اسکینڈل اتنی شدت اختیار کر لے کہ اقتدار کے ستون ہلنے لگیں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ معاملہ محض الزامات کا نہیں بلکہ حقیقت کہیں زیادہ سنگین ہے۔ میڈیا کا کردار بھی اس معاملے میں بہت اہم ہے۔ کچھ میڈیا ہاؤسز نے اسے سنسنی خیز انداز میں پیش کیا ہے، جبکہ کچھ نے اسے دبانے کی کوشش کی ہے۔ کچھ نیوز چینلز اس اسکینڈل کو ایک مخصوص سیاسی جماعت کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، جبکہ کچھ اس معاملے کو زیادہ اہمیت دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا میڈیا اس معاملے کو غیر جانبداری سے پیش کر رہا ہے یا مخصوص ایجنڈے کے تحت اس کی تشہیر ہو رہی ہے؟ کیا اس اسکینڈل کا مقصد کچھ افراد کو بے نقاب کرنا ہے یا یہ ایک بڑی سیاسی سازش کا حصہ ہے؟ طاقت کے ایوانوں میں ہمیشہ ایسے لوگ موجود رہے ہیں جو دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہنی ٹریپ کا شکار صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی کمزوری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر سیاست دان اور عہدیدار اپنی ذاتی زندگی میں محتاط اور دیانت دار ہوں تو ایسے جال میں پھنسنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ لیکن انسانی فطرت کمزوریوں کا مجموعہ ہے، اور جب اقتدار، دولت اور شہرت کا نشہ ہو تو فیصلے جذبات اور خواہشات کے تابع ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب پس پردہ موجود قوتیں اپنی چال چلتی ہیں، اور ایک بار جب کوئی شخص ان کے جال میں آ جائے تو پھر اس کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ کہانی صرف سیاست دانوں اور افسران تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک پورا نیٹ ورک کام کر رہا ہے، جو مخصوص مقاصد کے تحت اہم شخصیات کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق، یہ ایک منظم سازش ہے جس کا مقصد سیاسی منظر نامے کو متاثر کرنا ہے۔ یہ اسکینڈل صرف چند افراد کی بدنامی تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے وہ تمام بیماریاں چھپی ہوئی ہیں جنھوں نے ہندوستانی سیاست کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر رکھا ہے۔ اگر اس معاملے کو گہرائی سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیاست اب محض نظریات اور پالیسیوں کی جنگ نہیں رہی بلکہ اس میں بلیک میلنگ، جھوٹے الزامات اور خفیہ چالوں کا کھیل زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ ہنی ٹریپ اسکینڈل نہ صرف اخلاقی اور قانونی مسائل کو اجاگر کرتا ہے بلکہ اس کے سیاسی زاویے بھی قابل غور ہیں۔ جے ڈی ایس اور بی جے پی کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات اور الزامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملے کی تہہ میں سیاسی سازشیں اور اقتدار کی کشمکش شامل ہو سکتی ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانی ہوں گی تا کہ سچائی سامنے آ سکے۔ اگر واقعی یہ ایک بڑی سازش ہے تو اسے بے نقاب کرنا ضروری ہے، اور اگر یہ اسکینڈل حقیقی ہے تو اس میں ملوث افراد کو قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔ اگر یہ صرف ایک سیاسی چال ہے، تو پھر یہ سیاست کے زوال کی ایک اور مثال بن جائے گا، جہاں الزامات اور جوابی الزامات کے سائے میں اصل مسائل پس پردہ چلے جاتے ہیں۔ اور یہ معاملہ بھی دیگر اسکینڈلز کی طرح وقت کے ساتھ بھلا دیا جائے گا، اور سیاست اسی طرح اپنی چالاکیوں اور فریب کاریوں کے ساتھ آگے بڑھتی رہے گی۔

تاج اچھلتے رہے، تخت گرتے رہے
یہ سیاست ہے، یہاں فیصلے بکتے رہے

(مضمون نگار معروف صحافی و تجزیہ نگار ہیں)

پاکستانی پولیس کا کوئٹہ دھرنے پر چھاپہ۔ ڈاکٹر مہرنگ بلوچ گرفتار

کوئٹہ۔ 22/مارچ۔ ایم این این۔ پاکستانی سیکورٹی فورسز نے ہفتے کی صبح کوئٹہ میں احتجاجی دھرنے پر چھاپہ مارا اور تین مقتول مظاہرین کی لاشیں زبردستی تحویل میں لے لیں اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کے کئی دیگر اراکین کے ساتھ سرکردہ کارکن ڈاکٹر مہرنگ بلوچ کو حراست میں لے لیا۔ ان کا ٹھکانہ نامعلوم ہے۔ کوئٹہ کے علاقے سریاب میں جمعہ کی شام تین مظاہرین کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کے بعد دھرنا شروع ہوا۔ ابتدائی تشدد جمعہ کے روز شروع ہوا، جب پولیس نے جبری گمشدگیوں کے خلاف بی وائی سی کی زیر قیادت مظاہرے کو توڑنے کے لیے فائرنگ کی اور آنسو گیس اور پانی کی توپوں کا استعمال کیا۔ جمعہ کو دیر گئے جاری ہونے والے ایک بیان میں، بلوچستان حکومت نے کہا کہ مظاہرین کی جانب سے پولیس اہلکاروں پر مبینہ طور پر حملہ کرنے کے بعد افسران نے ''قانون کے مطابق کام کیا''۔ تاہم، عینی شاہدین اور کارکنان اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے، پاکستانی فورسز پر پرامن مظاہرین کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ بی وائی سی نے کہا کہ پولیس اور ریاستی ایجنسیوں نے ہفتہ کی صبح تقریباً 5:30 بجے دھرنے پر پرتشدد چھاپہ مارا۔ گروپ کا کہنا ہے کہ مقتول مظاہرین کی لاشیں زبردستی اٹھائی گئیں، اور کئی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، جن میں ڈاکٹر مہرنگ بلوچ بھی شامل ہیں، جو بی وائی سی کے مرکزی آرگنائزر تھے۔

بلوچستان میں ریاستی جبر کی انتہا۔ پرامن مظاہرین پر تشدد، گرفتاریاں اور جبری گمشدگیاں

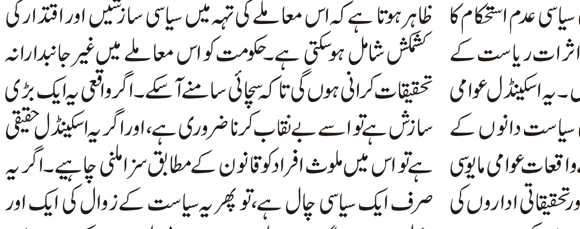

کوئٹہ۔ 22/مارچ۔ ایم این این۔ بلوچ وائس فار جسٹس کوئٹہ میں جبری لاپتہ افراد اور ایکٹوسٹوں کی رہائی کے لیے ہونے والے پرامن مظاہرے پر ریاستی تشدد، لاٹھی چارج، آنسو گیس شیلنگ اور متعدد مرد و خواتین مظاہرین کی گرفتاری کی سخت الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔ پرامن احتجاج ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر ریاستی ادارے طاقت کے استعمال سے مظاہرین کی آواز دبانے کی کوشش کر رہے ہیں، جو کہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ ریاست ایک طرف جبری لاپتہ افراد کو غیر قانونی حراست میں رکھ کر انہیں جعلی مقابلوں اور آپریشنوں میں قتل کر رہی ہے اور دوسری طرف ان کی لاشیں لواحقین کے حوالے کرنے کے بجائے ایدھی کے ذریعے دفنائی جا رہی ہیں جو ایک غیر انسانی عمل ہے۔ جبری لاپتہ افراد کے اہل خانہ سالوں سے اپنے پیاروں کی بازیابی کے لیے سراپا احتجاج ہیں مگر انہیں انصاف دینے کے بجائے ریاست انہیں مزید ظلم و جبر کا نشانہ بنا رہی ہے۔ گزشتہ روز سول ہسپتال کوئٹہ میں جبری لاپتہ افراد کے لواحقین کو اپنے پیاروں کی شناخت اور حوالگی کے لیے جانے پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جبری لاپتہ ظہور اور سجاد کے لواحقین ایکٹوسٹ سعیدہ بلوچ اور ان کی بہن کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ 20 مارچ کی صبح بی وائی سی کے رہنما بیبرگ بلوچ اور ان کے بھائی ڈاکٹر حمل کو گھر سے جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر الیاس بلوچ کو تھری ایم پی او کے تحت غیر قانونی طور پر قید کیا گیا ہے۔ گزشتہ شب پروفیسر نوشین قمبرانی کے گھر پر چھاپہ مار کر ان کے خاندان کو ہراساں کیا گیا اور آج جبری گرفتاریوں اور گمشدگیوں کے خلاف لواحقین اور بی وائی سی کے رہنماؤں نے بلوچستان یونیورسٹی کے سامنے دھرنا دے رہے تھے جسے منتشر کرنے کے لیے ریاستی فورسز نے سرفراز بگٹی کے حکم پر خواتین، بچوں اور بزرگوں پر طاقت کا بے دریغ استعمال کیا۔ بلوچ وائس فار جسٹس اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیموں اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بلوچستان میں جاری ریاستی جبر، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کا نوٹس لیں، تمام گرفتار شدہ مظاہرین کو فوری رہا کروائیں اور جبری لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ریاستی تشدد اور طاقت کے استعمال سے بلوچ عوام کی آواز دبائی نہیں جا سکتی۔ جبری لاپتہ افراد کے لواحقین اور مظلوم عوام انصاف کے حصول کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

صدر اردوغان کی استنبول کے میئر کی گرفتاری کے خلاف بڑھتے مظاہروں کی مذمت: 'حکومت سڑکوں پر توڑ پھوڑ کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے گی'

کاغل کاساپوغلو اور ٹوبی لکھرسٹ

ترک صدر رجب طیب اردوغان نے حزب اختلاف کے اہم رہنما اور استنبول کے میئر کی گرفتاری کے بعد ترکی میں بڑھتے ہوئے مظاہروں کی مذمت کی ہے۔ جمعہ کو ایک تقریر میں صدر اردوغان نے کہا کہ ان کی حکومت مظاہروں، سڑکوں پر جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ ہم امن عامہ میں خلل کو قبول نہیں کریں گے۔ بدھ کو ترک پولیس نے صدر اردوغان کے بڑے سیاسی حریف اور استنبول کے میئر اکرم امام وغلو کو بدعنوانی اور دہشت گرد گروہوں کی معاونت کے الزام میں گرفتار کر لیا تھا۔ انھیں اگلے چند دنوں میں 2028 کے صدارتی انتخاب کے لیے اپنی جماعت سے صدر کا امیدوار نامزد کیا جانا تھا۔ ان کی گرفتاری کے بعد سے ترکی میں ہزاروں افراد احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور جمعے کو حکومتی پابندیوں کے باوجود مسلسل تیسرے روز اس گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتے رہے۔ ترکی کے وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ جمعرات کو احتجاج کے دوران 53 افراد کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اکرم امام وغلو ترکی کی سیکولر ریپبلکن پارٹی کے رہنما ہیں اور انھیں صدر اردوغان کے بڑے سیاسی حریف کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

انھوں نے دو بار صدر اردوغان کو استنبول میں الیکشن میں شکست دی ہے۔ وہ ان دیگر سیاستدان، صحافی اور کاروباری 100 افراد میں شامل ہیں جنھیں تحقیقات کی غرض سے زیر حراست رکھا گیا ہے۔ جمعے کو استنبول میں ہزاروں افراد مظاہرے کے لیے جمع ہوئے جبکہ اینٹی رائٹس پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے مبینہ طور پر ربڑ کی گولیاں اور کالی مرچ کے شیل فائر کیے۔ استنبول کے علاوہ ترکی کے شہر ازمیر میں مظاہرین اور پولیس میں جھڑپوں کی اطلاع ہے۔ ترکی کی حزب اختلاف کی جماعت سی ایچ پی کے رہنما اوزگر اوزل نے مظاہرین سے کہا کہ صدر اردوغان ان مظاہروں سے خوفزدہ ہیں۔ انھوں نے ترکی کے دیگر شہروں کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جہاں، جس شہر میں بھی ہیں وہیں پرامن احتجاج کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ پولیس سے الجھے بغیر پرامن طریقے سے رکاوٹوں کو ہٹا کر اپنے اپنے شہر کے چوراہوں پر نکلیں۔ حکام نے ان مظاہروں کو روکنے کے لیے اجتماعات پر چار روزہ پابندی کا اعلان کیا ہے۔ اس مظاہروں پر اردوغان کے حامی استنبول کے گورنر نے شہر کو ملانے والے اتاترک اور گلاتا پلوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ وزیر داخلہ نے اپوزیشن پر تنقید کرتے ہوئے اس غیر ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مظاہرین سے جھڑپوں میں 16 پولیس افسر بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اپوزیشن جماعت نے امام وغلو کی گرفتاری پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے 'اگلے صدر کے خلاف بغاوت کی کوشش' قرار دیا ہے۔ امام وغلو نے صدر اردوغان اور ان کی برسراقتدار جماعت جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی کو اس وقت حیران کر دیا تھا جب وہ گذشتہ برس میونسپلٹی انتخابات میں استنبول کے میئر کے طور پر اپنا عہدہ بچانے میں کامیاب رہے تھے اور انھوں نے مسلسل دوسری مرتبہ ترکی کے سب سے بڑے شہر پر حکمرانی برقرار رکھی تھی۔ ترکی کے بہت سے سیاسی مبصرین نے اسے صدر اردوغان کی بدترین سیاسی شکست قرار دیا تھا۔ ترکی کی مرکزی اپوزیشن جماعت سی ایچ پی 2024 میں نہ صرف اردوغان کے دل کے قریب سمجھے جانے والے شہر (استنبول) میں حکمران جماعت اے کے پی کو شکست دینے میں کامیاب ہوئی تھی، بلکہ اس نے 1977 کے بعد سے ملک گیر سطح پر سب سے زیادہ ووٹ بھی حاصل کیے تھے۔ اور اس کامیابی کی وجہ ترکی بھر میں امام وغلو کی مقبولیت اور حزب اختلاف کی جماعتوں کی جانب سے ان کی حمایت میں اتحاد بنانے کی سیاسی چال تھی۔

امام وغلو صدر اردوغان کے سخت حریف

مئی 2019 کے انتخابات میں استنبول سے شکست کھانا حکمران جماعت اے کے پی کے لیے ایک بہت بڑا دھچکا تھا اور اس کے فوراً بعد امام وغلو کو اپنے کامیابی کے نتیجے میں متعدد مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ترکی کے الیکٹوریل حکام نے اس انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور صدر اردوغان کی پارٹی اے کے پی کی جانب سے انتخابی عمل میں دھاندلی کے الزام کے بعد امام وغلو کو مجبوراً اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا تھا۔ اور ترکی کے الیکشن کمیشن نے دوبارہ انتخاب کا حکم دیا تھا۔ اس اعلان کے بعد کے استنبول کا انتخاب دوبارہ ہوگا، امام وغلو نے ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کیا تھا اور اس خطاب کے دوران اپنا کوٹ اور ٹائی اتارتے اور اپنی قمیض کی آستینیں چڑھاتے ہوئے اپنے ووٹرز سے کہا تھا کہ وہ اپنی توانائی دوبارہ جیتنے کی کوشش میں صرف کریں۔ انھوں نے اس خطاب میں کہا تھا سب کچھ ٹھیک ہو گا۔ اور یہ ہی ان کی انتخابی مہم کا نعرہ بن گیا تھا اور تب سے ان کے لیے یہ ہی فقرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پھر ہوا بھی ایسا ہی اور استنبول کے دوبارہ انتخاب میں امام وغلو کے لیے سب کچھ ٹھیک ہوا۔ اس الیکشن میں انھوں نے 55 فیصد ووٹ حاصل کر کے صدر اردوغان کو بھاری شکست دی تھی۔ امام وغلو دو مرتبہ ترک صدر اردوغان کو استنبول کے الیکشن میں شکست دے چکے ہیں جبکہ اس سے قبل اے کے پی اور ان کی اسلام پسند رہنماؤں نے 25 سال تک استنبول پر حکمرانی کی تھی۔ ترک صدر اردوغان استنبول میں ہی پلے بڑھے ہیں اور وہ 1970 کی دہائی میں سیاست میں آنے سے پہلے اسی شہر میں بریڈ سے بنے سنیک فروخت کرتے تھے۔ وہ سیاست میں نیچے سے اوپر آئے ہیں اور استنبول کے میئر، وزیر اعظم اور پھر ترکی کے صدر بنے ہیں۔ ان کی الیکشن میں اس طرح کی شکستیں نہ صرف ذاتی طور پر انھیں چبھتی ہیں بلکہ ان کی پارٹی کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ استنبول میں ترکی کی 20 فیصد آبادی ہے یعنی یہاں تقریباً آٹھ کروڑ 50 لاکھ افراد بستے ہیں جو ترکی کی معیشت، تجارت سیاحت اور فنانس میں اپنا بڑا حصہ ڈالتے ہیں۔ بہت سے ماہرین نے استنبول میں 2024 کے بلدیاتی انتخابات میں دوسری مرتبہ جیتنے کے بعد امام وغلو کے لیے بھی اسی طرح کے اقتدار میں ترقی کی پیش گوئی کی تھی۔ بہت سے سیاسی مبصرین کے مطابق وہ ترکی کے سب سے اعلیٰ عہدے پر فائز صدر اردوغان کے لیے خطرہ بن رہے تھے۔ اردوغان سنہ 2023 میں تیسری بار ترکی کے صدر منتخب ہوئے تھے اور آئین کے مطابق وہ 2028 کے بعد بطور صدر حکومت نہیں کر سکتے۔ مگر ان کے ناقدین کہتے ہیں کہ وہ شاید آئین میں ترمیم کر دیں تاکہ وہ ایک بار مزید بطور صدر حکمرانی کر سکیں۔ ترکی میں اگلا صدارتی انتخاب سنہ 2028 میں ہونا ہیں مگر قبل از وقت انتخاب کا بھی امکان ہے۔

امام وغلو کون ہیں؟

اکرم امام وغلو ترکی کے بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ایک سمندری قصبے اکابات، ترابزون میں سنہ 1971 میں پیدا ہوئے، امام وغلو نوعمری میں استنبول چلے گئے وہاں انھوں نے بزنس کی تعلیم حاصل کی اور پھر تعمیراتی صنعت میں کام کرنے لگے۔ اپنے خاندان کے نیم دائیں بازو کے نظریات کے باوجود امام غلو کا کہنا ہے کہ انھوں نے اپنے یونیورسٹی دور میں ہی سماجی و جمہوری نظریات کو اپنا لیا تھا۔ امام وغلو بھی ترک صدر اردوغان کی طرح فٹ بال کے کھیل کو بہت پسند کرتے ہیں بلکہ وہ اپنی جوانی میں اپنے شہر کے فٹ بال کلب ترابزون سپور میں بطور امیچور کھلاڑی کھیلتے بھی رہے ہیں۔ فٹ بال کی دیوانے ملک ترکی میں کسی سیاستدان کے لیے فٹبال جیسے کھیل سے رغبت ہونا ایک کارآمد بات ہے۔ ملک کے تعمیراتی شعبے میں ایک بزنس مین کے طور پر کام کرنے کے بعد 53 سالہ اکرم امام وغلو نے اس وقت سیاسی منظرنامے پر توجہ حاصل کی جب وہ ایک متوسط طبقے والے ڈسٹرکٹ بیلیکڈوزے کے میئر بنے۔

مسافروں کو بہتر سہولیات دینے کے لیے ریلوے کا ایکشن پلان

رکن پارلیمان شریکانت شندے اور نریش مہسکے کی مرکزی وزیر ریلوے سے ملاقات

ممبئی: 23/مارچ (آفتاب شیخ) ممبئی، تھانے اور مضافاتی علاقوں کے ریلوے مسافروں کو درپیش مسائل کے حل اور سفری سہولیات میں بہتری کے لیے جلد ایک جامع ایکشن پلان تیار کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کلیان کے رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر شریکانت شندے اور تھانے کے رکنِ پارلیمنٹ نریش مہسکے نے دہلی میں مرکزی وزیر ریلوے اشونی وشنو سے ملاقات کی اور مسافروں کی مشکلات پر مبنی ایک میمورنڈم پیش کیا۔ مرکزی وزیر نے مثبت رویہ اپناتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ وہ جلد ہی ان مسائل کے حل کے لیے ایک عملی منصوبہ وضع کریں گے۔ ایم پی شریکانت شندے اور ایم پی نریش مہسکے نے لوک سبھا میں ریلوے سے متعلق سبسڈی والے مطالبات پر بحث کے دوران تھانے، کلیان، بھیونڈی، پالگھر سمیت مختلف لوک سبھا حلقوں میں ریلوے مسافروں کے مسائل، نئی ٹرینوں کے آغاز اور سفری سہولتوں میں بہتری سے متعلق امور کو اُٹھایا۔ بعدازاں، انہوں نے مرکزی وزیر سے ذاتی ملاقات میں بھی ان مسائل کو تفصیل سے بیان کیا اور مسافروں کی سہولت کے لیے مختلف اقدامات کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ خواتین کے لیے خصوصی لوکل ٹرین سروسز شروع کی جائیں، تمام ریلوے اسٹیشنوں پر صاف ستھرے اور معیاری بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی جائے، خاص طور پر خواتین کے لیے مناسب انتظام کیا جائے۔ فرسٹ کلاس کوچز میں خواتین کے لیے نشستوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور خواتین کے کمپارٹمنٹس میں صبح اور رات کے اوقات میں خواتین سیکیورٹی گارڈز تعینات کیے جائیں تاکہ خواتین مسافروں کو تحفظ کا احساس ہو۔ حادثات کی صورت میں زخمی ہونے والے مسافروں کے فوری علاج کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرکاری اور نجی اسپتالوں میں ان کا بلا تاخیر اور مفت علاج یقینی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی تھانے ضلع کے تمام ریلوے اسٹیشنوں پر سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب مکمل کرنے، ریلوے فلائی اوور اور انڈر پاس کے منصوبوں کو جلد مکمل کرنے اور تھانے اور ملنڈ اسٹیشنوں کے درمیان ایک نئے ریلوے اسٹیشن کے تعمیراتی کام میں تیزی لانے کی درخواست کی گئی۔ مزید برآں، انہوں نے یہ مسئلہ بھی اُٹھایا کہ اسٹیشنوں پر موجود ون روپی کلینک مراکز بند پڑے ہیں، جنہیں فوری طور پر بحال کیا جانا چاہیے تاکہ مسافروں کو طبی سہولتیں حاصل ہوسکیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ تھانے، نوی ممبئی، میرا-بھائندر، کلیان سمیت مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر خودکار زینہ (ایسکلیٹر) کی فراہمی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مرکزی وزیر اشونی وشنو نے تمام مطالبات پر غور کرنے اور جلد ایکشن پلان تیار کرنے کی یقین دہانی کرائی، جس سے لاکھوں ریلوے مسافروں کو سفری سہولتوں میں بہتری کی امید ہے۔

دین اسلام میں زکوۃ کی اہمیت

محمد طفیل ندوی
جنرل سکریٹری!
امام الہند فاؤنڈیشن ممبئی

آج اس وقت پوری دنیا میں دولت کے حصول کیلئے گویا بازی سی لگی ہوئی ہے، غریب کو غریب تر کردینا اور امیر کا امیر ترین ہونا اور پوری دنیا کی دولت کو اپنی مٹھی میں کر لینا آج کے سرمایہ دارانہ ذہنیت کی ہے، بڑے سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے کاروبار کو سرمایہ کار اپناتے جارہے ہیں، جس سے ایک طرف امراء کی دولت میں اضافہ اور انہیں کے یہاں پیسوں کی گردش اور غریب کی تنگدستی اور تہی دامنی، اور اس کی غربت وافلاس نے معاشرہ اور سماج میں ایک غیر متوازن صورتحال پیدا کردی ہے، مال ودولت کی اس گردش کی غیر متوازن صورتحال سے نمٹنے کیلئے اشترا کی نظام اور دیگر بہت سارے نظام وجود میں آئیں لیکن غربت اور مفلسی کے خاتمہ اور امیر وغریب کے درمیان دولت کی منصفانہ تقسیم کا کام ان سے نہیں ہوسکا مگر اسلام ایک آفاقی اور ابدی مذہب ہے، اس میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے، بغیر دیکھے بغیر چوں چراں کے اس ابدی نظام، اور اس کے ایک ایک حکم کو اپناتے جائیں، اپنے مسائل خود بخود حل ہوتے جائیں گے، کسی بھی نظام کے قیام یا کسی بھی طرح کی تگ ودو کی ہرگز ضرورت نہیں، اسلام کا نظام انفاق یا زکوۃ وصدقات کا نظام اور اس کی جس انداز میں ترغیب دی گئی ہے، یہ معاشرے میں دولت کے منصفانہ تقسیم کا نہایت اور بہترین ذریعہ ہے، جس سے امیر کی امارت اور غریب کی مفلسی دونوں کا حل خود بخود ہوجائیگا، نہ امیر کی دولت کو جس نے تگ ودو سے کمائی ہے ہتھیانے کا حربہ اختیار کرنا پڑیگا اور نہ غریب کی مفلسی اور ناداری کے زخموں کو نمک پاشی کا موقع ملے گا اگر ساری دنیا میں نظام زکوۃ وصدقات رائج ہوجائے تو ایک معتدل، متوازن اور معاشرے میں دولت کی تقسیم کا ایک منصفانہ نظام وجود میں آئیگا اور ساری دنیا امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے گی، شہادت توحید ورسالت اور اقامت صلوۃ کے بعد زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، قرآن مقدس میں ۷۰ رسے زیادہ مقامات پر نماز اور زکوۃ کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں ان دونوں کا مقام اور درجہ قریب قریب ایک ہی ہے، اسی لئے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بعض علاقوں کے ایسے لوگوں نے جو بظاہر اسلام قبول کرچکے تھے اور توحید ورسالت کا اقرار کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے زکوۃ سے انکار کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کیخلاف جہاد کا اسی بنیاد پر فیصلہ کیا تھا کہ یہ نماز اور زکوۃ کے حکم میں تفریق کرتے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین سے انحراف اور ارتداد ہے، حضرت عمر فاروقؓ کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم نماز اور زکوۃ کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے میں ضرور ان کیخلاف جہاد کرونگا پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے اس نقطہ نظر کو قبول کرلیا اور اس پر سب کا اجماع ہوگیا زکوۃ میں نیکی اور افادیت کے تین پہلو ہیں ایک یہ کہ مومن بندہ جس طرح نماز کے قیام اور رکوع وسجود کے ذریعہ اللہ تعالی کے حضور میں اپنی بندگی کا مظاہرہ جسم وجان اور زبان سے کرتا ہے تاکہ اللہ تعالی کی رضاء ورحمت اور اس کا قرب اس کو حاصل ہو، اسی طرح زکوۃ ادا کرکے وہ اس کی بارگاہ میں اپنی مالی نذر اسی غرض سے پیش کرتا ہے اور اس بات کا عملی ثبوت دیتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے، وہ اسے اپنا نہیں بلکہ خدا کا سمجھتا اور یقین رکھتا ہے، اور اس کی رضاء حاصل کرنے کیلئے وہ اس کو قربان کرتا اور نذرانہ چڑھاتا ہے زکوۃ کا شمار عبادات میں اسی پہلو سے ہے، دین وشریعت کی خاص اصطلاح میں عبادات بندے کے انہیں اعمال کو کہا جاتا ہے جن کو خاص مقصد وموضوع اللہ رب العزت کے حضور میں اپنی عبدیت اور بندگی کے تعلق کو ظاہر کرنا اور اس کے ذریعے اس کا رحم وکرم اور اس کا قرب ڈھونڈنا ہے دوسرا پہلو زکوۃ میں یہ ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کے ضرورتمند اور پریشان حال بندوں کی خدمت واعانت ہوتی ہے اس پہلو سے زکوۃ، اخلاقیات کا نہایت ہی اہم باب ہے تیسرا پہلو اس میں افادیت کا یہ ہے کہ حب مال اور دولت پرستی جو ایک ایمان کش اور نہایت مہلک روحانی بیماری ہے، زکوۃ اس کا علاج اور اس کے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کی تطہیر اور تزکیہ کا ذریعہ ہے، اسی بنا پر قرآن مقدس میں فرمایا گیا ''اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل (وصول) کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو'' دوسری جگہ ارشاد ہے اور اس آتش دوزخ سے وہ نہایت متقی بندہ دور رکھا جائیگا جو اپنا مال راہ خدا میں اسلئے دیتا ہو کہ اس کی روح اور اس کے دل کو پاکیزگی حاصل ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو اللہ رب العزت نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے اس کی زکوۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئیگی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں گے، اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے پھر وہ سانپ اس زکوۃ ادا نہ کرنیوالے بخیل کے گلے میں بطور طوق پہنا دیا جائیگا پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑیگا اور کاٹیگا اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قرآن مقدس کی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں، اس مال ودولت میں جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو دیا ہے، اور اس کی زکوۃ نہیں نکالتے کہ وہ مال ودولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کیلئے بدتر اور شر ہے، قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کے ڈالا جائیگا وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا اور جس کی زکوۃ ادا نہیں کیا اسی طرح دوسری جگہ قرآن مقدس میں ارشاد ہے اور جو لوگ سونا چاندی اور مال ودولت بطور ذخیرہ کے جمع کرتے اور جوڑتے رہتے ہیں، اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو اے پیغمبر ﷺ آپ ان پرستاران دولت کو آخرت کے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجئے یہ عذاب انہیں اس دن ہوگا جس دن ان کی جمع کردہ دولت کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اس سے ان کے ماتھے ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائیگا یہ ہے تمہاری دولت جس کو تم نے اپنے لئے جوڑا تھا اور ذخیرہ کیا تھا پس مزا چکھو تم اپنی دولت اندوزی کا ہم زکوۃ کی ادائیگی کے بارے میں سوچیں کہ ہم روزانہ بہت سی چیزوں کی خریداری کرتے ہیں مگر ان میں ہم بیشتر چیزوں پر غور نہیں کرتے اور ان کو نظر انداز کردیتے ہیں حالانکہ ان میں غور وفکر کا بہت زیادہ سامان موجود ہوتا ہے، مثال کے طور پر ہم بازار جاتے ہیں اور وہاں سے تربوز خریدتے ہیں تو جب اسے کھانے سے پہلے اس کا موٹا چھلکا اتارتے ہیں تو پانچ کلو میں سے کم از کم ایک کلو چھلکا نکلتا ہے یعنی تقریبا بیس فیصد تو سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں اس کا افسوس ہوتا ہے؟ کیا ہم پریشان ہوتے ہیں؟ کیا ہم سوچتے ہیں کہ تربوز کو ہم چھلکے کیساتھ کھالیں؟ نہیں بالکل نہیں! یہی حال سنترے، کیلے، انار، آم، اخروٹ اور دیگر چیزوں کا ہے، کس طرح ہم خوشی خوشی سے چھلکا اتار کر کھاتے ہیں، حالانکہ ہم نے اس طرح کی چیزیں چھلکے سمیت خریدی ہوتی ہیں مگر چھلکا پھینکتے وقت ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوتا اسی طرح ہم زندہ سالم مرغی خریدتے ہیں مگر جب اسے کھانے لگتے ہیں تو اس کے بال کھال اور پیٹ کی آلائش نکال کر پھینک دیتے ہیں، کیا اس پر ہمیں کوئی دکھ ہوتا ہے؟ نہیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ چالیس ہزار رقم میں سے صرف ایک ہزار دینے پر اور ایک لاکھ میں سے صرف ڈھائی ہزار دینے پر کیوں ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے، حالانکہ یہ صرف ڈھائی فیصد بنتا ہے، یعنی سو روپے میں سے صرف ڈھائی روپے یہ تربوز، کیلے، انار، آم اور اخروٹ وغیرہ کے چھلکے اور گٹھلی سے کتنا کم ہے، کیا اس پر ہم نے کبھی غور کیا ہے، شریعت اسلام میں اسے ''زکوۃ'' کہا جاتا ہے زکوۃ کی اس رقم کو نکالنے سے مال، ایمان، دل اور جسم سب چیزیں پاک ہوجاتی ہیں، اور ایسا بندہ خدا کی حفاظت کے حصار میں داخل ہوجاتا ہے، اور فائدے کتنے زیادہ ہیں، اجر کتنا زیادہ ہے اور برکت کتنی زیادہ ہے، اس کا اندازہ قرآن مقدس کی اس ایک آیت سے بخوبی ہوجاتا ہے ''وہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ ہو جس سے سات بالیں پیدا ہوں ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے'' اس آیت مبارکہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کیسے اپنے ان نیک بندوں کے مال میں برکت کی راہیں کھول دیتا ہے، جو اس کی راہ میں خوشی خوشی سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اور اس کیلئے اللہ تعالی ایک مثال دیکر سمجھاتا ہے کہ جیسے ایک آدمی صرف ایک دانہ زمین میں ڈالتا ہے اور اس سے سات بالیاں نکل آتی ہیں، اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں، اور یہ سب اللہ کی مشیت پر منحصر ہوتا ہے مطلب یہ کہ جتنا آدمی کے عمل میں اخلاص پیدا ہوتا ہے، اسی حساب سے اللہ تعالی اس کے عمل میں برکت عطا فرماتا ہے، لیکن ان سب میں درس عبرت ونصیحت ان لوگوں کیلئے ہیں جو سوچنے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

تعلیم کے بغیر کامیابی ممکن نہیں: ڈاکٹر ریاض الدین

مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں اب انگلش میڈیم کی سہولت بھی دستیاب: احمد سعید حرف

غریب اور یتیم طلبہ کو کتابیں فراہم کرانا میری ذمہ داری: عاقل راجہ

بارہ بنکی: 23/مارچ (ابوحمزہ انصاری) تعلیم اور تہذیب کا تعلق ایسے ہی ہے جیسے جسم اور روح۔ اگر انسان کے پاس تعلیم نہیں ہے تو اس کے پاس تہذیب بھی نہیں ہو سکتی۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ریاض الدین، مینجنگ ڈائریکٹر فاطمہ ہاسپٹل، فتح پور نے مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے رزلٹ کارڈ تقسیم پروگرام میں کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ تعلیم کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی، اس لیے تمام طلبہ کو محنت اور لگن سے پڑھنا چاہیے۔ پروگرام کی صدارت کر رہے مدرسہ کے صدر، محمد عاقل راجہ نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیے کہ محلے کے بچوں کو مدرسہ یا اسکول میں داخل کرایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا، مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے غریب اور یتیم بچوں کو کتابیں فراہم کرانا میری ذمہ داری ہے۔ پروگرام کے سرپرست ایڈووکیٹ محمد اسلم نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو طلبہ محنت سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، ان کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ مدرسہ کے مینیجر ایڈووکیٹ احمد سعید حرف نے بتایا کہ اب تک مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں بچے اردو اور ہندی میڈیم میں پڑھتے تھے، لیکن اب انگلش میڈیم کی سہولت بھی دستیاب کر دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں کی معیاری تعلیم کے لیے بہتر اساتذہ، جدید کلاس رومز، اور کھیلوں کے سامان سمیت کئی سہولیات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پروگرام کی نظامت پرنسپل علی اشہد نے کی، جبکہ اس کا آغاز مدرسہ کے استاد حافظ محمد وقار کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں اپنے اپنے درجات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ریاض الدین، صدرِ پروگرام محمد عاقل راجہ، اور سرپرستِ پروگرام ایڈووکیٹ محمد اسلم نے میڈلز سے نوازا۔ اس موقع پر اساتذہ مسکان خان، مہک خان، محمد جنید، معراج احمد سمیت متعدد طلبہ بھی موجود رہے۔

اردو مکالمہ مقابلہ، نعیم فراز نے پہلا مقام حاصل کیا

اکولہ: 23/مارچ (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ شہر کے دھابیکر اردو ڈی ایڈ کالج میں منعقدہ اردو مکالمہ مقابلے میں اردو ضلع بھر اساتذہ نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مقابلے میں مشہور اردو شاعر اور استاد نعیم فراز نے اپنی عمدہ مکالماتی صلاحیت اور پی پی ٹی پریزنٹیشن کی بدولت پہلا انعام حاصل کیا۔ بتا دیں کہ نعیم فراز اکولہ مہانگر پالیکا اُردو اسکول نمبر 8 لکڑ گنج میں بحیثیت معلم خدمات انجام دے رہے ہیں مقابلے میں اردو موضوعات پر مذاکرے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نعیم فراز نے اپنی مؤثر دلیل اور شاندار پریزنٹیشن سے ججوں کا دل جیت لیا۔ ان کی اس کامیابی پر صدر مدرس اور اساتذہ نے انہیں دلی مبارکباد دی اور آئندہ تعلیمی سفر کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ اس موقع پر اساتذہ، طلبہ اور والدین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اردو مکالمہ پروگرام میں صدرِ جلسہ شیلش پاٹل (اردو ایڈوکیٹ)، ڈاکٹر نصیر الدین انصار، پروفیسر نگرے سر، سید جواد حسین سر، اور حمید شریک سر بطور خاص مہمانانِ خصوصی شریک ہوئے۔ نظامت کے فرائض راجو قریشی نے انجام دیے۔ نعیم فراز عالمی شہرت یافتہ خوش گلو شاعر ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی مشاعروں میں ان کی شرکت آج مشاعروں کی کامیابی کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ نعیم فراز کی غزل یاترا نے اکولہ شہر اور ودربھ کو عالمی شہرت کی تابناک پہچان عطا کی ہے۔

اورنگزیب کا خلد آباد میں سادہ سا مقبرہ اور قبر پر پودا اُگانے کی وصیت

سری کانت پنگلے

مغل شہنشاہ اورنگ زیب کا مقبرہ موجودہ مہاراشٹر کے علاقے اورنگ آباد سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر خلد آباد قصبے میں واقع ہے۔ لیکن بہت سے لوگ حیران ہیں کہ دہلی سلطنت کے شہنشاہ اورنگ زیب کو خلد آباد میں کیوں دفن کیا گیا؟ میں اس سوال کے جواب کی تلاش میں خلد آباد گیا۔ داخلی راستے پر واقع دروازے کا نام نگر کانہ ہے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف اورنگ زیب کا مقبرہ نظر آتا ہے۔ مقبرہ اس وقت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کے زیر انتظام ہے اور ایک قومی یادگار ہے۔ اورنگ زیب کی قبر پر جانے سے پہلے اپنے جوتے اتار دیے جاتے ہیں۔ جب میں قبر کے دروازے پر پہنچا تو وہاں شیخ سکھر سے ملاقات ہوئی۔ اس صبح زیادہ ہجوم نہیں تھا۔ اورنگزیب کا مقبرہ دیکھنے بہت کم لوگ آئے تھے۔ شیخ سکھر انھیں قبر کے بارے میں معلومات بتا رہے تھے۔

'میری قبر سادہ ہو': اورنگزیب کی وصیت

اورنگ زیب کے مقبرے کی تعمیر بہت سادہ ہے۔ وہاں صرف مٹی ہے۔ قبر کو ایک سادہ سفید کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ قبر پر درخت اُگا یا گیا۔ شیخ سکھر اورنگزیب کی قبر کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے خاندان نے اسے پانچ نسلوں تک سنبھال رکھا تھا۔ شیخ سکھر کا کہنا ہے کہ شہنشاہ اورنگزیب نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر بہت سادہ ہو۔ ان کے مطابق اورنگزیب نے کہا تھا کہ 'میری قبر بہت سادہ ہونی چاہیے، اسے سبزیوں کے پودوں سے ڈھانپنا چاہیے اور اس پر کوئی چھت نہیں ہونی چاہیے۔' اس مقبرے کے قریب ایک نوشتہ پر شہنشاہ اورنگزیب کا پورا نام - عبد المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر - لکھا ہے۔ اورنگ زیب 1618 میں پیدا ہوئے اور 1707 میں ان کی وفات ہوئی۔

اورنگزیب کو اورنگ آباد میں کیوں دفن کیا گیا؟

اورنگ زیب کی وفات موجودہ مہاراشٹر کے علاقے احمد نگر میں ہوئی۔ ان کی میت خلد آباد لائی گئی۔ اورنگزیب نے اپنی وصیت میں لکھا تھا کہ انھیں اپنے صوفی بزرگ سید زین الدین کے پاس دفن کیا جائے۔ مؤرخ دلاری قریشی بتاتے ہیں کہ 'وہ خواجہ سید زین الدین کو اپنا روحانی رہنما مانتے تھے اورنگزیب کی وصیت میں واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔ زین الدین اورنگ زیب سے بہت پہلے فوت ہو چکے تھے۔' اورنگزیب نے بہت مطالعہ کیا اور خواجہ سید زین الدین سراج کی پیروی کی۔ اسی لیے اورنگزیب نے کہا کہ ان کی قبر سراج کی قبر کے قریب ہونی چاہیے۔ اورنگ زیب نے اپنی وصیت میں بھی تفصیل سے لکھا کہ ان کی قبر کیسی ہونی چاہیے۔' قریشی نے مزید بات کرتے ہوئے کہا کہ 'اورنگزیب نے ایک وصیت لکھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ انھوں نے اپنی محنت سے جو پیسہ کمایا ہے وہ ان کی قبر پر خرچ کیا جائے۔ وہ اپنی قبر پر سبزی کا ایک چھوٹا پودا بھی لگانا چاہتے تھے۔ اورنگزیب اپنے ذاتی اخراجات کے لیے ٹوپیاں سیتے تھے۔ انھوں نے ہاتھ سے قرآن پاک بھی لکھا تھا۔' قریشی کے مطابق اورنگزیب کی موت کے بعد ان کے بیٹے اعظم شاہ نے خلد آباد میں ان کا مقبرہ بنوایا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اورنگزیب کی خواہش کے مطابق انھیں سید زین الدین سراج کے قریب ایک سادہ قبر میں دفن کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جہاں تک پچھلے شہنشاہوں کے مقبروں کا تعلق ہے، عیش وآرام پر پوری توجہ دی گئی تھی اور حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ لیکن اورنگ زیب کا مقبرہ صرف لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ قریشی نے وضاحت کی کہ 'جب لارڈ کرزن آئے تو انھوں نے سوچا کہ ایک عظیم بادشاہ کی قبر اتنی سادہ کیسے ہوسکتی ہے اور انھوں نے اسے سنگ مرمر سے سجایا۔'

'زمین پر جنت'

خلد آباد مذہبی اور تاریخی اہمیت کا حامل گاؤں ہے۔ بھدرا ماروتی مندر کے علاوہ یہ بہت سے صوفی بزرگوں کے مقبروں اور مغل شہنشاہ اورنگزیب سمیت کئی رئیسوں کے مقبروں کا گھر بھی ہے۔ خلد آباد کو پہلے 'زمین پر جنت' کہا جاتا تھا۔ خلد آباد کی اہمیت بتاتے ہوئے مورخ سنکیت کلکرنی نے کہا کہ کابل، بخارا، قندھار، سمرقند، ایران، عراق اور دور دراز مقامات سے صوفیہ خلد آباد آتے تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ خلد آباد اسلام کا گڑھ اور وسطی برصغیر پاک و ہند میں صوفی راہبوں کا مرکز تھا۔ 'یہاں صرف ہمارے ملک کے صوفی نہیں بلکہ دنیا بھر سے صوفی آئے اور ان کی قبریں خلد آباد میں ہیں۔'

خلد آباد اسلامی تحریک کا مرکز بن گیا

مورخین کے مطابق صوفی بزرگ حضرت نظام الدین اولیا نے اپنے شاگرد منتخب الدین بخش اور 700 صوفیوں اور فقیروں کو دکن کے علاقے میں اسلام پھیلانے کے لیے دیوگیری بھیجا۔ اس وقت دہلی کے سلطان علاء الدین خلجی نے راجہ رام دیو رائے یادو کو اپنے ماتحت کیا تھا۔ منتخب الدین نے دولت آباد کو اپنا تبلیغی مقام بنایا اور اپنے صوفیوں اور پیروکاروں کو جنوبی ہندوستان میں اسلام پھیلانے کے لیے بھیجا۔ ان کی وفات یہاں 1309 میں ہوئی۔ ان کی درگاہ خلد آباد میں ہے۔ ان کے بعد نظام الدین اولیا نے اپنے شاگرد برہان الدین غریب نواز کو 700 پالکیوں (فقیروں اور صوفیہ) کے ساتھ دکن بھیجا۔ انہیں پیغمبر اسلام ﷺ کے لباس کا ایک ٹکڑا اور چہرے کے بال عطا فرمائے گئے۔ بعد ازاں خلد آباد اسلام کا مرکز بن گیا۔ برہان الدین نے یہاں 29 سال خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں سلطان محمد تغلق نے دیوگیری کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ اس وقت زین الدین نے دربار کے قاضی اور ایک اسلامی سکالر داؤد حسین شیرازی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ تاہم چونکہ وہ کسی کو قابل نہیں سمجھتے تھے اس لیے زین الدین نے اپنے جانشین کا اعلان نہیں کیا۔' مغل شہنشاہ اورنگزیب نے 17 ویں صدی میں سراج کے مزار کا دورہ کیا تو وہ 14 ویں صدی میں دکن میں ان کے کام سے متاثر ہوئے۔ اورنگزیب نے زین الدین شیرازی کی قبر کو چوما اور انھیں اپنا روحانی رہنما تسلیم کیا۔ کلکرنی بتاتے ہیں کہ اورنگ زیب نے پھر کہا کہ 'میں ہندوستان میں کہیں بھی مرسکتا ہوں، لیکن مجھے یہیں زین الدین شیرازی کے پاس دفن ہونا چاہیے۔'

اورنگ زیب کا مہاراشٹر سے تعلق

جب شاہ جہاں مغل بادشاہ تھے تو انھوں نے اپنے تیسرے بیٹے اورنگزیب کو دولت آباد بھیجا۔ اورنگ زیب 1636 سے 1644 تک گورنر رہے۔ یہ ان کی پہلی گورنرشپ ہے۔ بعد میں اورنگزیب نے اپنا ہیڈکوارٹر دولت آباد سے اورنگ آباد منتقل کر دیا کیونکہ انھیں اورنگ آباد زیادہ پسند تھا۔ اورنگ زیب نے دولت آباد سے ایلورو تک پورے دکن کے علاقے کا دورہ کیا۔ انھوں نے دولت آباد سے ایلورو تک ایک سڑک بھی بنوائی۔ 1652 میں اورنگ زیب یہاں واپس آئے کیونکہ انھیں دوبارہ اورنگ آباد کی گورنرشپ دی گئی۔ 1652 سے 1659 تک اورنگ زیب نے اورنگ آباد میں بہت سے تعمیراتی منصوبے شروع کیے۔ ان میں بہت سے باغات جیسے حمایت باغ اور فورٹ آرچ شامل ہیں۔ قریشی نے وضاحت کی کہ 'اورنگ زیب نے مغل سلطنت کو تقریباً پورے ہندوستان میں پھیلا دیا تھا۔' لیکن انھوں نے کہا کہ موجودہ مہاراشٹر میں مراٹھا علاقوں سے حملے بڑھ رہے تھے۔ اورنگ زیب 1681-82 میں دکن واپس آئے اور 1707 میں اپنی موت تک وہیں رہے۔ اورنگ زیب کی وفات احمد نگر میں 1707 کے دوران ہوئی۔

خلد آباد سیاحت کے لیے اہم ہے

خلد آباد کی شناخت اورنگ زیب کے مقبرے تک محدود نہیں۔ یہاں بھدرا ماروتی کا مشہور مندر بھی ہے۔ اورنگ زیب کے پوتے کی بیوی بنی بیگم کا پارک یہاں واقع ہے۔ باغ کے ساتھ ہی ایک جھیل بھی ہے۔ اکبر الدین اویسی کی آمد کے بعد ہونے والی سیاسی تنقید کے باوجود، مورخین کا خیال ہے کہ خلد آباد سیاحتی نقطہ نظر سے ایک اہم مقام ہے۔ اس کی تاریخی اہمیت بھی ہے۔ سنکیت کلکرنی کہتے ہیں کہ 'یہاں ستواگانا خاندان کی باقیات ملی ہیں۔ اورنگ زیب کے مقبرے کے علاوہ یہاں 12-15 مشہور صوفی بزرگوں کی درگاہیں ہیں۔ ہر سال وہاں عرس منعقد ہوتا ہے۔' خلد آباد میں بھدرا ماروتی مندر ایک مشہور مقدس مقام ہے جو ہنومان جینتی پر عقیدت مندوں کی طرف سے جانا جاتا ہے۔ اورنگ آباد میں اورنگزیب نے اپنی بیوی کے لیے بی بی کا مقبرہ بنوایا۔ اسے دکن کا تاج محل بھی کہا جاتا ہے۔ مغل بادشاہ اورنگزیب نے اپنی 87 سالہ زندگی کے 36-37 سال اورنگ آباد میں گزارے اور وہیں دفن ہوئے۔

فاروق احمد متر منڈل اور مسلم ایڈوکیٹ فورم، ناندیڑ کی جانب سے

متنازعہ عوامی تحفظ تجویزی قانون پر عوامی بیداری اور مکالمہ نشست

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز) فاروق احمد متر منڈل اور مسلم ایڈوکیٹ فورم، ناندیڑ کی جانب سے متنازعہ عوامی تحفظ تجویزی قانون پر عوامی بیداری اور مکالمہ نشست کا 22 مارچ کو آر کے بینکٹ ہال دیگلور ناکہ ناندیڑ میں انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں متر منڈل کے صدر جناب فاروق احمد، مسلم ایڈوکیٹ فورم کے ذمہ داران ایڈوکیٹ ایوب جاگیردار، ایڈوکیٹ منیر الدین کے علاوہ سینئر صحافی الطاف ثانی نے بطور مہمانان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر "آئینی حقوق اور جمہوری اقدار پر حملہ: ایک تنقیدی جائزہ" عنوان پر مہمانان نے خطاب کیا۔ ابتداء میں فاروق احمد نے ریاستی حکومت کی جانب سے "جن سورکشا بل" پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل انتہائی خطرناک ہے۔ جو انگریزوں کے عائد کردہ قوانین اور بھارتی حکومتوں کے نافذ کردہ TADA ,POTA, UAPA, سے بھی زیادہ خطرناک ہے تاکہ کسی بھی شخص کو جو حکومت کے خلاف بولتا ہے آواز اٹھاتا ہے اسے بہ آسانی جیل میں ڈالا جاسکتا ہے اور اسکی املاک کو بھی ضبط کرنے کا اختیار حکومت کو رہے گا۔ کیا حکومت جھوٹے یا من گھڑت شبہات کی بنیاد پر کسی فرد یا تنظیم پر پانی لگا کر تمام اراکین کی POTA, UAPA, TADA سے بھی زیادہ آسانی سے گرفتار کر کے جیل میں ڈالنے کی تیاری کر رہی ہے؟ یہ سیدھا سوال دراصل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ برابری اور اظہار رائے کی آزادی کو جڑ سے ختم کرنے کا ڈھونگ چلایا جا رہا ہے۔ آئینی نقطہ نظر سے اس بل کے خلاف درج ذیل اعتراضات پیش کیے جاسکتے ہیں

* بنیادی حقوق کی خلاف ورزی: اگر یہ قانون فرد اور تنظیموں کی سرگرمیوں پر سخت پابندیاں عائد کرتا ہے تو یہ آئین کے آرٹیکل 14 (برابری)، آرٹیکل 19 (اظہار رائے اور اجتماع کی آزادی)، اور آرٹیکل 21 (زندگی اور آزادی) کی خلاف ورزی کرے گا۔

*پسماندہ طبقات پر جبر: دلت، آدیواسی اور مسلم سماج سماجی و سیاسی حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والا طبقہ ہے۔ اس قانون کا غلط استعمال ان کی سماجی تحریکوں، اظہار رائے اور احتجاج کے حقوق کو محدود کرسکتا ہے۔

* غیر منصفانہ کارروائیاں اور سیاسی مقاصد: ایسے قوانین کا استعمال سماجی تبدیلی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کو نشانہ بنانے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ماضی میں UAPA اور دیگر قوانین کا غلط استعمال بھی ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قانون کے ذریعے سیاسی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

* آئینی اداروں کی بے قدری اور عدلیہ میں مداخلت: دلت، آدیواسی اور مسلم سماج کے حقوق کے تحفظ کے لیے آئینی ادارے موجود ہیں۔ اگر یہ قانون ان اداروں کے دائرہ کار میں مداخلت کرتا ہے تو یہ عدلیہ کی آزادی اور آئینی توازن کو نقصان پہنچائے گا۔

* جمہوریت اور اظہار رائے کو نقصان: اگر حکومت کو کسی فرد یا تنظیم کی سرگرمیوں کو "غیر قانونی" قرار دینے کا وسیع اختیار مل جاتا ہے تو اس سے جمہوری اقدار، اختلاف رائے، احتجاج اور سماجی اصلاحات کے لیے جدوجہد متاثر ہوگی۔ ان نکات کی روشنی میں یہ ناگزیر ہے کہ حکومت فوری طور پر اس قانون پر نظر ثانی کرے، تمام متاثرہ طبقات کے تحفظات سے آگاہی، آئینی حقوق و جمہوری اقدار کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے جامع اقدامات اٹھائے۔ ان دلائل کی بنیاد پر اپنی تنظیم کی جانب سے مضبوط احتجاج درج کر سکتے ہیں اور اسے عوامی سطح پر اٹھا سکتے ہیں۔ ان دلائل کی بنیاد پر جب کسی تنظیم کی جانب سے احتجاج درج کروایا جا رہا ہو تو ایک طریقہ کار یہ بھی مناسب ہے کہ جن سیکولر لیڈروں کو ہم نے آئین اور قانون کی بقاء کو ذہن میں رکھ کر اپنا قیمتی دوست کیا اور انہیں رکن اسمبلی اور رکن پارلیمنٹ بنایا، ان کو بھی اس بات پر اصرار کیا جائے کہ وہ اس بل کی مخالفت ودھان سبھا اور لوک سبھا میں کرے۔ مسلم ایڈوکیٹ فورم کے صدر ایڈوکیٹ ایوب جاگیردار نے کہا کیم اپریل 2025 تک اس قانون کی مخالفت میں انھیں حکومت تک اعتراضات بذریعہ ای میل روانہ کرنا ہے۔ اس ضمن میں خصوصی مہم کل سے شروع کی جارہی ہے۔

ہائی سیکورٹی رجسٹریشن پلیٹ (HSRP) لگوانے کی تاریخ میں 30/جون تک توسیع

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز) وہ گاڑیاں جن کی رجسٹریشن 01 اپریل 2019 سے پہلے ہوئی تھی اور جن پر ہائی سیکورٹی رجسٹریشن پلیٹ نہیں لگی ہے، ان کے مالکان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن فیس جمع کر کے 30 جون 2025 سے پہلے اپنی گاڑیوں پر HSRP نصب کروا لیں۔ اس سے قبل یہ تاریخ اپریل 2025 دی گئی تھی۔ یہ اطلاع اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر پرشانت کنکرے نے دی ہے۔ مرکزی موٹر وہیکل قانون 1989 کے قانون نمبر 50 کے مطابق گاڑیوں پر HSRP نصب کروانا لازمی ہے۔ مزید یہ کہ سڑکوں اور شاہراہوں کی وزارت، نئی دہلی کے احکامات .1162G.S.R (E) مورخہ 4 دسمبر 2018 اور .S.O 6052(E) مورخہ 6 دسمبر 2018 کے تحت 01 اپریل 2019 کے بعد تیار ہونے والی نئی گاڑیوں پر HSRP نصب کروانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اگر مقررہ وقت پر HSRP نہیں لگائی گئی تو موٹر وہیکل قانون کے تحت ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ جرمانہ عائد کرے گا۔ لہٰذا گاڑی مالکان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جرمانے سے بچنے کے لیے 30۔ جون 2025 تک HSRP نصب کروالیں۔ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ میں جعلسازی اور چھیڑ چھاڑ کے ذریعے ہونے والے جرائم کو کم کرنے، سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں کی شناخت کو یقینی بنانے، اور قومی سلامتی کے تناظر میں سپریم کورٹ کے احکامات کی تعمیل کو مدنظر رکھتے ہوئے 01 اپریل 2019 سے پہلے تیار ہونے والی گاڑیوں کے لیے HSRP نصب کروانے کے لیے s/M Limited System Safety Rozmarta کو مقرر کیا گیا ہے۔

شیڈولڈ ٹرائبز کے مسائل جلد حل کیے جائیں گے: ڈپٹی کمشنر

کمیشن کے وائس چیئرمین کا ناندیڑ میں دیر رات ایک وفد سے ملاقات کر کے تبادلہ خیال

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز) شیڈولڈ کاسٹ اینڈ ٹرائب کمیشن کے وائس چیئرمین دھرماپال میشراں نے ناندیڑ میں جمعہ کی رات دیر سے سرکاری مہمان خانہ میں وفد کے ساتھ ملاقات کر کے ان کے مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ آل انڈیا آدیواسی وکاس پریشد کے نوجوان ضلع صدر سنتوش تائیواڑے اور ان کے ساتھیوں کے وفد نے ملاقات کی اور اپنے مسائل ان کے سامنے پیش کیے۔ اس ملاقات میں بنیادی طور پر شیڈولڈ ٹرائبز کی سیدھی سروسز میں زیر التوا بارہ ہزار پانچ سو عہدوں کی تقرری فوری طور پر شروع کرنے کے مسئلے پر زور دیا گیا۔ یہ اہم مسئلہ وفد نے ان کے سامنے رکھا۔ اس مسئلے کے سلسلے میں جلد ہی ممبئی کے شیڈولڈ کاسٹ اینڈ ٹرائب کمیشن کے دفتر میں قبائلی محکمہ کے سیکریٹری، کمشنر، اور آل انڈیا آدیواسی وکاس پریشد کے نمائندوں کے ساتھ ایک مشترکہ اجلاس منعقد کیا جائے گا، اس بات کی اطلاع کمیشن کے وائس چیئرمین دھرماپال میشراں نے دی۔ مزید یہ کہ انہوں نے ٹی آر ٹی آئی کا جائزہ لیا ہے اور ان کی بھی جلد ہی ایک میٹنگ منعقد کی جائے گی۔ کمیشن کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا کہ قبائلی برادری کو انصاف دلانے کے لیے دیانت دارانہ کوششیں کی جائیں گی۔ مزید برآں، ناندیڑ شہر اور ضلع میں قبائلی برادری کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ تاہم، یہاں کرانتی نائک بیرسا مونڈا کا مجسمہ نصب کرنے کے بارے میں جلد ہی ضلع کلکٹر ناندیڑ کے ساتھ ایک میٹنگ کی جائے گی۔ اس اجلاس میں ناندیڑ شہر اور ضلع میں مناسب مقامات پر کرانتی نائک بیرسا مونڈا کا مجسمہ نصب کرنے کے لیے جگہ فراہم کرنے کی ہدایات انہیں دی جائیں گی، یہ بات بھی واضح کی گئی۔

وزیر اعلیٰ یوتھ ورک ٹریننگ اسکیم کی مدت اب 11 ماہ

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز): ریاست میں نوجوانوں کو ان کی تعلیم کے بعد عملی کام کی تربیت دے کر ان کی ملازمت حاصل کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے شروع کی گئی وزیر اعلیٰ یوتھ ورک ٹریننگ اسکیم کے تحت تربیت کی مدت 11 ماہ کر دی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت تربیت مکمل کرنے والے امیدواروں کو متعلقہ ادارے میں دوبارہ شامل ہونے کی تاریخ سے 5 ماہ کی مدت کے لیے تربیت کی اجازت ہوگی۔ ایسے امیدوار جن کی 6 ماہ کی تربیت کی مدت پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے، وہ اگلے 5 ماہ کی تربیت کے لیے متعلقہ ادارے میں شامل ہونے کے اہل ہوں گے۔ امیدواروں کے شامل ہونے کی آخری تاریخ 30 اپریل 2025 ہوگی، اور متعلقہ ادارے کو امیدواروں کو شامل کر کے اپنے لیٹر ہیڈ پر تقرری کے حکم کے ساتھ ہارڈ کاپی ضلعی اسکل ڈویلپمنٹ، روزگار اور کاروباری رہنمائی دفتر، پہلی منزل، گورنمنٹ ٹیکنیکل اسکول سینٹر، آنند نگر روڈ، بابا نگر، ناندیڑ میں جمع کرانا ہوگا۔ اس اسکیم میں پہلے سے شامل نجی اداروں کو کم از کم دو اسناد، جیسے کہ of Certificate Incorporation/ادیم آدھار اور DPIT/GST/ESIC/EPF میں سے کوئی دو، محکمہ کی ویب سائٹ www.//:https cmykpy.mahaswayam.gov.in پر حکومتی فیصلے کی تاریخ سے 30 دن کے اندر پیش کرنا ہوں گی۔ شامل ہونے کے وقت امیدوار کو متعلقہ ادارے اور اس سے منسلک کسی دوسرے دفتر یا ادارے میں کبھی بھی مستقل یا عارضی طور پر کام نہ کرنے کے حوالے سے حلف نامہ پیش کرنا لازمی ہوگا۔ اسی طرح متعلقہ ادارے کو یہ بھی حلف نامہ پیش کرنا ہوگا کہ تربیت کے لیے شامل ہونے والا امیدوار پہلے کبھی بھی اس ادارے یا اس سے منسلک کسی دوسرے ادارے یا دفتر میں مستقل یا عارضی طور پر کام نہیں کر رہا تھا۔ یہ دونوں دستاویزات ادارے کے ذریعہ امیدوار کے شامل ہونے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر ضلعی اسکل ڈویلپمنٹ، روزگار اور کاروباری رہنمائی دفتر، ناندیڑ کو جمع کرانا ضروری ہوں گی۔ مزید معلومات یا تکنیکی مدد کے لیے ان نمبروں پر رابطہ کریں: 9420040964، 7083096554، 8830807312۔

ڈپٹی چیف منسٹر اجیت پوار کا آج ناندیڑ ضلع کا دورہ
حیدر گارڈن میں دعوت افطار میں شرکت

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز) ریاست کے ڈپٹی چیف منسٹر اجیت پوار کل اتوار کو مختلف پروگراموں کے سلسلے میں ناندیڑ ضلع کے دورے پر آئیں گے۔ کل صبح ان کی آمد ناندیڑ کے شری گرو گووند سنگھ جی ایئرپورٹ پر ہوگی۔ ڈپٹی چیف منسٹر اجیت پوار کا دورہ درج ذیل ہے: صبح 15:10 بجے شری گرو گووند سنگھ جی ایئرپورٹ پران کی آمد ہوگی۔ اس کے بعد وہ گاڑی کے ذریعے نرسی نائگاؤں کی طرف روانہ ہوں گے۔ 11 بجے نرسی نائگاؤں پہنچیں گے اور وہاں کے پروگرام میں شرکت کریں گے۔ دوپہر 2:40 تک نرسی نائگاؤں میں ان کا وقت مختص ہے اور وہاں کے پروگرام کے اختتام کے بعد وہ شیوراج پاٹل ہوٹالکر سے ملاقات کریں گے۔ دوپہر 4 بجے ضلع کے سانگوی میں ناندیڑ، لاتور، پربھنی، ہنگولی کے تمام عوامی نمائندوں اور پارٹی عہدیداروں کی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ شام 6:30 بجے ناندیڑ کے حیدر گارڈن میں افطار پارٹی میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد 7:55 پر شری گرو گووند سنگھ جی ایئرپورٹ سے ممبئی کے لیے روانہ ہوں گے۔

ہندوستان موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں واضح طور پر باشعور ملک ہے

نئی دلی۔ ?22 مارچ۔ ایم این این۔ اس سال برازیل میں منعقد ہونے والے COP30 کے صدر، ا? ندرے ارنہا کوریا ڈولا گو نے کہا کہ ہندوستان "ا? ب وہوا کی تبدیلی کے بارے میں واضح طور پر باشعور اور ا? واز والا ہے۔ ڈولا گو نے کہا کہ اس سال برازیل میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس میں موسمیاتی تبدیلیوں پر غلبہ حاصل ہوگا (اور ہندوستان، چین، روس، جنوبی افریقہ اور دیگر ممبران کے ساتھ) اور نئی دہلی 2028 میں COP33 کے انعقاد کا خواہشمند ہے۔ "پچھلا سال تکلیف دہ تھا۔ جب پیرس معاہدے پر دستخط ہوئے (2016 میں) عجلت کا احساس نظریاتی تھا۔ اب، ایسے واقعات ہو رہے ہیں جن کی اتنی جلدی ہونے کی توقع نہیں تھی۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر سمیت اعلیٰ وزراء کے ساتھ ملاقاتوں کے لیے نئی دہلی میں، انہوں نے کہا کہ وہ ہندوستان میں گلوبل وارمنگ اور اس سے لڑنے کی ضرورت پر شدید تشویش محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کو جنگلات کے تحفظ کی پہل میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ اپنے ملک برازیل کے بارے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنوبی حصے کو سیلاب کا سامنا تھا اور ساتھ ہی ایمزون میں خشک سالی بھی تھی۔ نتیجے کے طور پر، برازیل موسمیاتی تبدیلی میں حکومت کے تمام حصوں کو شامل کرنے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا، اقتصادی سرگرمیوں میں شامل وزارتیں موسمیاتی تبدیلی پر بھی توجہ مرکوز کریں گی۔ جیسا کہ لاگو نے ذکر کیا، "موسمیاتی تبدیلی کو مرکزی دھارے میں جانا ہوگا۔ خشک سالی نے ایمیزون کے علاقے میں لوگوں کو تکلیف دی۔

وزیر اعظم مودی 5 اپریل کو سری لنکا کا دورہ کریں گے

کولمبو۔ 22 مارچ۔ ایم این این۔ بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی 5 اپریل کو سری لنکا کا دورہ کریں گے۔ صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے اعلان کیا ہے۔ ایک سری لنکائی نیوز پورٹل کے مطابق، ڈسانائیکے جمعہ کو پارلیمنٹ میں ایک بیان دے رہے تھے جب انہوں نے مودی کے دورے کی تاریخ کا اعلان کیا۔ جیسا کہ وزیر خارجہ وجیتھا ہیراتھ نے گزشتہ ہفتے اعلان کیا تھا، مودی صدر ڈسانائیکے کے گزشتہ سال دہلی کے دورے کے دوران طے پانے والے معاہدوں کو حتمی شکل دینے کے لیے یہاں پہنچیں گے۔ صدر نے پارلیمنٹ کو یہ بھی بتایا کہ مشرقی بندرگاہ ضلع ترنکومالی میں سمپور پاور پلانٹ پر تعمیراتی کام اسی وقت شروع ہونے والا ہے جب ہندوستانی وزیر اعظم کا دورہ ہوگا۔ ڈسانائیکے نے کہا کہ مودی ملک کے استحکام کی وجہ سے سری لنکا کا دورہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ، سری لنکا اور بھارت نے جزیرے کے ملک میں سولر پاور پلانٹس لگانے کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ سری لنکا کی حکومت اور حکومت ہند کے درمیان 50 میگاواٹ (مرحلہ 1) اور 70 میگاواٹ (مرحلہ 2) کی صلاحیت کے شمسی پاور پلانٹس کے قیام پر اتفاق رائے ہو گیا ہے جس کی بنیاد پر سیلون الیکٹرسٹی بورڈ اور نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن ا? ف انڈیا کی طرف سے تعمیر، ملکیت اور ا? پریشن کی بنیاد پر ترنکومالی کے سمپور میں ہے۔ اس سے پہلے نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن ا? ف انڈیا اسی جگہ پر کول پاور پلانٹ تعمیر کرنے والا تھا۔ نیا مشترکہ منصوبہ اسے سولر پاور اسٹیشن میں تبدیل کر رہا ہے۔

ہند۔ اٹلی فوجی تعاون گروپ میٹنگ کا 13 واں ایڈیشن روم میں اختتام پذیر

روم (اٹلی)۔ ?22 مارچ۔ ایم این این۔ بھارت۔ اٹلی ملٹری کوا? پریشن گروپ میٹنگ کا 13 واں ایڈیشن 20-21 مارچ 2025 تک روم، اٹلی میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ میٹنگ کی مشترکہ صدارت ہیڈ کوارٹر انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف کے ڈپٹی اسسٹنٹ چیف ا? ف انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف نے کی، جو کہ ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ہیں، اور اطالوی ڈیفنس جنرل اسٹاف کے اسٹریٹجک ڈائریکشن اور ملٹری کوا? پریشن ڈویژن کے نائب سربراہ، اٹلی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ بات چیت میں دوطرفہ فوجی مرکوز تعاون کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے لیے نئی راہوں کی نشاندہی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ایجنڈا کے اہم نکات میں بہتر تبادلہ پروگرام، صلاحیت کی ترقی کی کوششیں اور ہندوستانی اور اطالوی مسلح افواج کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانا شامل تھا۔ میٹنگ میں جاری دفاعی مصروفیات کا بھی جائزہ لیا گیا، ان کی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا اور مستقبل کے تعاملات کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کیے گئے۔ ایم سی جی دونوں ممالک کی مسلح افواج کے درمیان دفاعی تعاون کو بڑھانے کے لیے ایک کلیدی ادارہ جاتی میکانزم کے طور پر کام کرتا ہے، جس سے مضبوط فوجی سے فوجی مصروفیات اور اسٹریٹجک تعاون کو فروغ ملتا ہے۔

کیمیکل لیکج کی ایمرجنسی میں امدادی مشق کا انعقاد

ناندیڑ: 22/ مارچ (ورق تازہ نیوز): دوپہر 1:24 بجے، ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے دفتر میں ایمرجنسی آپریشن سینٹر کو ایک کال موصول ہوئی، جس میں دھرم آباد کے ایک کیمیکل کمپنی میں کیمیکل لیکج کی اطلاع دی گئی۔ کمپنی کی جانب سے مدد کی درخواست کے بعد، موقع پر موجود ڈیوٹی افسر نے فوراً ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر کو اطلاع دی۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر ضلع کلکٹر اور رہائشی نائب ضلع کلکٹر کے ساتھ مشاورت کی گئی اور این ڈی آر ایف (نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس) کی ٹیم کو امداد کے لیے بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ این ڈی آر ایف کی 5 نمبر بٹالین، پونے سے فوری رابطہ کر کے انہیں طلب کیا گیا۔ اس دوران مقامی فائر بریگیڈ، میونسپل فائر آفیسرز اور ایم آئی ڈی سی کے فائر افسران کے تعاون سے حالات کو قابو میں لانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ کمپنی کی سیکیورٹی ٹیم بھی اس مشن میں شامل رہی۔ سب ڈویژنل آفیسر، تحصیلدار، گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر، چیف آفیسر اور ہیلتھ آفیسر نے اپنی ٹیموں کے ساتھ موقع پر پہنچ کر تعاون فراہم کیا۔ این ڈی آر ایف کی کیمیکل ایمرجنسی ٹیم کے پہنچنے کے بعد، مقامی انتظامیہ اور دیگر ایجنسیوں کے تعاون سے مخصوص کیمیکل کی شناخت کی گئی۔ کچھ ہی دیر میں ٹینکر میں کیمیکل بھرنے کے دوران لیکج سے لگی آگ کو قابو میں لایا گیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر کمپنی کی ایمبولینس کے ذریعے علاج کے لیے روانہ کیا گیا۔ یہ مشق ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، ناندیڑ کے زیر انتظام اور این ڈی آر ایف کی معاونت سے کی گئی۔ یہ رنگین مشق 20 مارچ 2025 کو یونائیٹڈ اسپرٹس لمیٹڈ، بالا پور، تحصیل دھرم آباد میں منعقد کی گئی۔ یہ عمل ضلع کلکٹر وصدر راہول کردیلے اور ضلع مینجمنٹ آفیسر کشور کرہے کی رہنمائی میں انجام دیا گیا۔ مشق میں صبح 10:30 سے دوپہر 4:30 تک دو سیشنز میں "ٹیبل ٹاک" اور "ماک ایکسرسائز" شامل تھیں۔ اس موقع پر دھرم آباد کی سب ڈویژنل آفیسر سواتی دابھادے، تحصیلدار سریکھا سوامی، صنعتی حفاظت اور صحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر دھرما خروڈکر، این ڈی آر ایف کے انسپکٹر برجیش کمار رینکوار، فائر بریگیڈ آفیسر ڈی این گائکواڑ اور دیگر عہدیداران و مقامی ایجنسیوں کے نمائندے موجود تھے۔ اس مشق میں میونسپل کونسل، پنچایت کمیٹی، پولیس، صحت اور دیگر ایجنسیوں کے افسران نے شرکت کی۔

معصوم روزے دار زنیرہ حسن الکثیری کا پہلا روزہ

ناندیڑ 22 مارچ (حیدر علی): سابق کارپوریٹر حسن الکثیری کی دختر اور سابق کارپوریٹر سید مظہر حسین کی نواسی زنیرہ حسن الکثیری نے محض 8 سال کی عمر میں اپنے زندگی کا پہلا روزہ رکھ کر ایمانی جذبے کا مظاہرہ کیا۔ اس خاص موقع پر آر کے بینکوٹ ہال میں ایک پُروقار دعوتِ افطار اور روزہ رکھائی تقریب منعقد کی گئی جس میں رشتہ داروں اور دوست احباب نے شرکت کی۔ تقریب میں زنیرہ حسن الکثیری کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کی گلپوشی کی گئی اور انہیں دعاؤں سے نوازا گیا۔ معصوم زنیرہ کے اس ایمانی جذبے کو دیکھتے ہوئے حاضرین نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ کم عمری میں روزہ رکھنے کا عزم اور دین سے محبت کا یہ مظاہرہ سب کے لیے قابلِ ستائش رہا۔ اس موقع پر اہل خانہ نے بھی زنیرہ ال? ثیری کی ہمت اور حوصلے کو سراہا اور کہا کہ معصوم بچی نے اپنی کم عمری کے باوجود عبادت کا جو شوق ظاہر کیا ہے وہ دوسروں کے لیے بھی ایک مثال ہے۔

ہندوستان کی جی ڈی پی ایک دہائی میں کو دوگنا ہو کر 4.3 ٹریلین امریکی ڈالر ہو گئی

نئی دلی۔ ?22 مارچ۔ ایم این این۔ ایک تاریخی اقتصادی کامیابی میں، ہندوستان نے اپنی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کو 2015 میں 2.1 ٹریلین ڈالر سے بڑھا کر 2025 میں 4.3 ٹریلین ڈالر کر دیا ہے، جو کہ 105 فیصد کی بے مثال ترقی ہے۔ یہ تمام بڑی عالمی معیشتوں میں سب سے تیز ہے۔ فیصلہ کن قیادت، جرات مندانہ اصلاحات اور کاروباری دوستانہ پالیسیوں سے کارفرما یہ سنگ میل، عالمی سطح پر ایک غالب اقتصادی قوت کے طور پر ہندوستان کے عروج کو واضح کرتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان نے تبدیلی کے اقدامات کو نافذ کیا ہے جس سے اقتصادی توسیع کو نمایاں طور پر فروغ ملا ہے۔ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی)، دیوالیہ پن اور دیوالیہ پن کوڈ (ا? ئی بی سی) اور میک ان انڈیا پہل جیسی فعال اصلاحات نے کاروباری ماحول کو ہموار کیا ہے، ریکارڈ غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے اور ملکی صنعتی ترقی کو فروغ دیا ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا، مالیاتی شمولیت کے اقدامات، اور بنیادی ڈھانچے کی تبدیلیوں نے ملک کی اقتصادی بنیاد کو مزید مضبوط کیا ہے، جس سے اختراعات اور کاروبار کے لیے ایک مضبوط ماحولیاتی نظام تشکیل دیا گیا ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی رفتار نے اسے روایتی پاور ہاو? سز سے ا? گے رکھا ہے، جس میں بڑی معیشتوں میں دنیا کی بلند ترین شرح نمو ہے۔ پچھلی دہائیوں کے برعکس، جہاں ترقی معمولی اور متضاد رہی، پچھلے دس سالوں میں جی ڈی پی میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں ا? یا ہے، جس نے لاکھوں لوگوں کو غربت سے نکالا اور متوسط طبقے کو وسعت دی۔ ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ، خدمات، اور قابل تجدید توانائی جیسے اہم شعبوں میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے، جس سے ہندوستان کی اقتصادی لچک کو تقویت ملی ہے۔ 2015 سے 2025 تک کی دہائی ا? زادی کے بعد ہندوستان کی سب سے مضبوط اقتصادی کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے۔ 2015 میں جی ڈی پی 7.5% نمو سے عالمی سطح پر ایک اہم رفتار کو برقرار رکھنے تک، ہندوستان کی اقتصادی پالیسیوں نے مسلسل ترقی کی ہے۔ اگلی دہائی کے لیے بلند حوصلہ جاتی اہداف کے ساتھ — جس میں $5 ٹریلین کی معیشت بننے کا وژن بھی شامل ہے — ہندوستان ایک عالمی اقتصادی پاور ہاو? س بننے کی جانب اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔